Postal Reg. No. L/P/GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ    نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ    وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 34

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

19 رشعبان 1429 ہجری 21 ر ظہور، 1387 ہش 21 راگست 2008ء


## اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

# اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری امت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو

## ارشاد باری تعالیٰ

شَھۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡھُدٰی وَ الۡفُرۡقَانِ فَمَنۡ شَھِدَ مِنۡکُمُ الشَّھۡرَ فَلۡیَصُمۡہُ وَمَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیۡدُاللّٰہُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَایُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَوَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوااللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ۝ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡالِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡابِیۡ لَعَلَّھُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ۝ (البقرہ:۱۸۷-۱۸۶)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کردینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

## احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتۡ اَبۡوَابُ الۡجَنَّۃِ وَ غُلِّقَتۡ اَبۡوَابُ النَّارِ وَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیۡنُ۔ (بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان اوشھر رمضان)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

☆...... عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنۡ قَامَ رَمَضَانَ اِیۡمَانًا وَّ احۡتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِہٖ۔
(بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

☆...... حضرت ابو مسعود غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رمضان شروع ہونے کے بعد ایک روز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری امت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ اس پر بنو خزاعہ کے ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! ہمیں رمضان کے فضائل سے آگاہ کریں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً جنت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزین کیا جاتا ہے۔ پس جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش الٰہی کے نیچے ہوائیں چلتی ہیں۔'' (الترغیب والترھیب کتاب الصوم، الترغیب فی صیام رمضان)

☆...... ''حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے شعبان کے آخری روز خطاب فرمایا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم اور مبارک مہینہ سایہ فگن ہوا ہے ایسا بابرکت مہینہ جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے یہ ایسا مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں اور جس کی راتوں کا قیام اللہ تعالیٰ نے نفل قرار دیا ہے۔.........اور جس شخص نے اس مقدس مہینے میں کوئی فریضہ ادا کیا، وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے ستر فرائض رمضان کے علاوہ ادا کئے اور رمضان کا مہینہ صبر کرنے کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے اور یہ مساوات و اخوت کا مہینہ ہے اور یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کے رزق میں برکت دی جاتی ہے۔'' (الترغیب والترھیب کتاب الصوم الترھیب فی صیام رمضان)

## فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

''شَھۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ رمضان دعا کا مہینہ ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔''

(بدر ۱۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

## جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء

### مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ر دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱۷ویں جلسہ سالانہ قادیان (خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی) کے انعقاد کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ اور ۲۹ر دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اور سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس تاریخی اور مبارک جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کردیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔

**مجلس مشاورت:** جماعتہائے احمدیہ بھارت کی ۲۰ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے اگلے روز مورخہ ۳۰ر دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان وسیکرٹری خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کمیٹی بھارت)


منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# شُرفاء حیدرآباد مغلوب ہوگئے!

(......قسط نمبر ۷......)

حیدرآباد میں تمام فرقوں کے علماء جو ایک دوسرے کو کافر قرار دے چکے ہیں ماہِ جون میں حیدرآباد کی ایک مقامی سیاسی انجمن مجلس اتحاد المسلمین کے بینر تلے اکٹھے ہوئے اور انہوں نے حکومت ہند سے احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے نیز یہ بھی کہا کہ چونکہ احمدی غیر مسلم ہیں اور انہوں نے اپنا ایک الگ مذہب بنالیا ہے لہٰذا انہیں مسلمانوں والا کلمہ پڑھنے، شعار اسلامی کے استعمال کرنے اور اسلامی اصطلاحات کو اپنانے سے جبراً روکا جائے۔ بقول ان کے اسلامی اصطلاحات کو استعمال کرنے کا حق صرف اور صرف مسلمانوں کو اور بالخصوص دیوبندی مسلمانوں کو ہے گویا ان کے نام اسلامی اصطلاحات کو استعمال کرنے کے مالکانہ حقوق بالکل اسی طرح محفوظ ہیں جس طرح کسی بھی تجارتی کمپنی کا نام اور اس کی بنائی ہوئی مصنوعات کو اپنی طرف منسوب کرنے کا حق کسی دوسرے کو نہیں۔ چونکہ تمام قسم کی اسلامی اصطلاحات اسلام کے ٹھیکیدار دیوبندیوں کے نام رجسٹرڈ ہیں اس لئے احمدی ان کو استعمال کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ آج یہ حق احمدیوں کو نہیں اور کل اس کیلئے بریلویوں، شیعوں اور دیگر اسلامی فرقوں کو بھی تیار رہنا چاہئے کہ وہ اپنی اپنی الگ اسلامی اصطلاحات گھڑ لیں کیونکہ خدا جانے کب دیوبندی موڈ پاکستان کی طرح ان کے حق میں بھی کسی روز خراب ہو جائے۔

اسلامی اصطلاحات پر غالب اور صاحب اقتدار اسلامی فرقہ کے مالکانہ حقوق کو تسلیم کرنے کی بناء پر ہی پاکستان میں فرعون زمانہ ضیاء الحق نے ۱۹۸۴ء میں صدارتی آرڈیننس جاری کر کے احمدیوں کو اسلامی اصطلاحات کے استعمال پر پابندی لگادی تھی۔ چنانچہ پاکستان میں احمدی کلمہ نہیں پڑھ سکتے مساجد میں اذان نہیں دے سکتے۔ بسم اللہ لکھ یا بول نہیں سکتے۔ السلام علیکم۔ انشاء اللہ۔ ماشاء اللہ جیسی اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے اور اب یہی چیز اسلام کے خود ساختہ ٹھیکیدار حیدرآباد کے ملاں ہندوستان میں بھی رائج کرنا چاہتے ہیں اور اس کیلئے انہوں نے حکومت ہند کی خدمت میں پیش کردہ قرارداد میں اپنے ان خیالات فاسدہ کا اظہار کیا ہے۔

قبل اس کے کہ ہم حیدرآبادی مولویوں کے اس بیوقوفی والے مطالبہ کو عقل کے ترازو پر تولتے ہوئے اس کا تاریخی تجزیہ کریں ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اگر دیوبندی احمدیوں کے متعلق ایسی قرارداد پیش کر سکتے ہیں تو کل کو یقیناً بریلویوں کو بھی یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ دیوبندیوں کو بھی اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے روک دیں کیونکہ بریلوی حضرات کے نزدیک اگر قادیانی کافر ہیں تو دیوبندی اکفر ہیں یعنی سب سے بڑے کافر کیونکہ احمدیوں کو (بقول ان کے) ختم نبوت کے غلط معنی سکھانے والے دراصل دیوبندی علماء ہی ہیں چنانچہ ملاحظہ فرمائیں بریلوی عالم ارشد القادری صاحب کی کتاب ''تبلیغی جماعت'' لکھتے ہیں۔

''دنیا سے انصاف اگر رخصت ہو گیا ہے تو اب اس سے انکار کی گنجائش نہیں ہے کہ قادیان اور دیوبند دونوں ایک ہی تصور کے دو رخ ہیں دونوں ایک ہی منزل کے دو مسافر ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ کوئی پہنچ گیا ہے اور کوئی رہگذر میں ہے۔

پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار کرنے کی وجہ سے اگر قادیانی جماعت کو منکر نبوت کہنا امر واقعہ ہے تو میں کہوں گا کہ یہی عقیدہ تو تبلیغی جماعت کا بھی ہے جیسا کہ ان کی کتاب ''تحذیر الناس'' میں لکھا ہوا۔۔۔'' بنیادی سوال کے لحاظ سے تبلیغی جماعت اور قادیانی جماعت کے درمیان کوئی جوہری فرق نہیں ہے میری اس رائے سے اگر تبلیغی جماعت کے لوگوں کو اختلاف ہو تو میں ان سے مطالبہ کروں گا کہ وہ کھلے بندوں یہ اعلان کر دیں کہ تحذیر الناس ان کی کتاب نہیں ہے'' (اس حوالہ کا عکس اسی شمارہ میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں)

(تبلیغی جماعت مولفہ علامہ ارشد القادری مکتبہ جام نور نئی دہلی نمبر ۶ صفحہ ۱۲۶۔۱۲۷)

پس احمدیوں کو اسلامی اصطلاحات سے روک کر اور پابندی لگا کر دیوبندی حضرات اپنے متعلق بھی تیار رہیں کہ وہی چھری مستقبل میں یقیناً ان پر بھی چلنے والی ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ بریلوی فرقہ کے حضرات اپنے آپ کو خالص مسلمان کہہ کر حکومت کی خدمت میں ایک قرارداد پیش کر کے دیوبندیوں پر اسلامی اصطلاحات کے استعمال کی پابندی کا مطالبہ کریں گے۔ اس اعتبار سے دیوبندیوں کو اس قسم کی واہیات قراردادیں پیش کرنے سے قبل خود اپنے گریبان میں جھانک کر اور اپنے انجام کو بھانپ کر قدم اُٹھانا چاہئے۔

جہاں تک دیوبندیوں کے اس احمقانہ مطالبہ کا تعلق ہے تو بالکل یہی حق عیسائیوں اور یہودیوں کو بھی ہے کہ وہ اُن سب اصطلاحات کے استعمال پر پابندی لگادیں جو خود ان کے مذہب کی تھیں اور بعد میں مسلمانوں نے ان کو استعمال کرنا شروع کر دیا تھا۔

ذیل میں ہم ایسی کئی اصطلاحات کو درج کرتے ہیں جو دراصل مسلمانوں کو یہود سے اور پھر عیسائیوں سے ورثہ میں ملی تھیں اور اب ان مذاہب کا حق ہے کہ وہ ان اصطلاحات کے استعمال سے مسلمانوں کو جبراً روک دیں اور اگر مسلمان نہ رکیں تو ان کا حق ہے کہ وہ حکومت کو ایسی ہی قراردادیں پیش کر کے مسلمانوں کو روکنے کی درخواست کریں۔

کلمہ: قرآن مجید سے ثابت ہے کہ کلمہ کا لفظ پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق استعمال ہو چکا ہے۔ اس اعتبار سے کلمہ عیسائیوں کا پیٹنٹ ہوا۔ دیوبندی اب کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادت وغیرہ اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے۔

مسجد: قرآن مجید سے ثابت ہے کہ عیسائیوں کے عبادت خانے کیلئے بھی اللہ تعالیٰ نے مسجد کا لفظ استعمال کیا ہے دیکھو سورۃ الکہف میں مذکور ہے کہ ایک زمانہ کے عیسائیوں نے مشورہ کیا ہے کہ جہاں اصحاب کہف رہتے تھے وہاں وہ مسجد بنائیں گے فرمایا ''لنتخذن علیهم مسجدا'' (الکہف رکوع ۳) کہ جہاں اصحاب کہف مقیم تھے وہاں ہم ضرور بضرور مسجد بنائیں گے۔ اس اعتبار سے لفظ مسجد قرآن مجید کے بیان کے مطابق خاص عیسائیوں کی اصطلاح ہوئی اور اگر وہ چاہیں تو مسلمانوں کو اس لفظ کے استعمال سے روک سکتے ہیں۔

اسی طرح چونکہ ہندو بھی اپنے مندروں میں مینار اور گنبد بنواتے ہیں اور یہود و عیسائی بھی گرجوں میں منار اور گنبد بنواتے ہیں اس اعتبار سے مینار و گنبد وغیرہ بنوانا عیسائیوں اور ہندوؤں کا پیٹنٹ رجسٹرڈ مارک ہوا اور ہندوؤں یا عیسائیوں کا حق ہے کہ وہ حکومت کو ایک قرارداد پیش کر کے مسلمانوں کو اپنی مسجدوں سے گنبد ہٹا دینے کیلئے کہیں۔ بلکہ یہ بات تو یہاں تک پہنچے گی کہ چونکہ عبادت کی خاطر کوئی خاص جگہ مخصوص کرنے کا طریقہ مسلمانوں سے قبل کے دیگر مذاہب میں رائج تھا اس لئے اس قسم کی خاص جگہ بنانا بھی ان لوگوں کا رجسٹرڈ مارک ہوا۔

اسی طرح اگر آپ بائیبل کا مطالعہ کریں تو صاف پتہ لگے گا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں میں بہت سی اصطلاحات مشترکہ ہیں جیسے۔ خدا۔ خداوند۔ رسول۔ نبی۔ نماز۔ روزہ۔ ذبیحہ۔ عید۔ دُعا۔ قربانی۔ ختنہ۔ مُردوں کو دفنانا وغیرہ وغیرہ یہاں تک کہ خود قرآن مجید میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تک میں زندہ ہوں مجھے حکم خداوندی ہے کہ صلوٰۃ و زکوٰۃ ادا کیا کروں۔

اب کیا عیسائیوں یا یہودیوں کو یہ حق حاصل ہو گیا ہے کہ چونکہ آنحضرت ﷺ نے اُن سے ہٹ کر ایک نیا دین چلایا ہے اس لئے وہ مسلمانوں سے کہیں کہ وہ نماز۔ روزہ۔ ختنہ۔ ذبیحہ وغیرہ کو چھوڑ کر کوئی اور اصطلاحات اپنے لئے رائج کر لیں۔ اور کیا ان کو یہ حق حاصل ہو گیا ہے کہ وہ مسلمانوں سے کہیں کہ چونکہ اسلام سے قبل مردوں کو دفنانے کا رواج تو ہم یہودیوں اور عیسائیوں کا ہے اس لئے مسلمان اب اپنے مردوں کو ہمارے رواج کے مطابق دفنا نہیں سکتے بلکہ کوئی اور طریق اختیار کریں کیونکہ دفنانا ان کا رجسٹرڈ مارک ہے قبریں بنانا ان کا رجسٹرڈ مارک ہے۔ ایسی صورت میں بھلا مسلمان کیا طریق اختیار کریں گے۔

یاد رہے کہ یہ تو خیر مذاہب کا معاملہ ہے بین الاقوامی تجارتی قوانین کے تحت بھی اشیاء کے عمومی رجسٹرڈ کرانے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ مثلاً کوئی شخص گندم چاول یا روٹی وغیرہ کی رجسٹریشن کسی خاص قوم کیلئے یا ذاتی نام سے نہیں کروا سکتا ان چیزوں کو Non Registerable قرار دیا جاتا ہے۔

اسی طرح جہاں تک اسلامی اصطلاحات کی رجسٹریشن یا مسجد کی خاص قسم کی ڈیزائننگ کا سوال ہے یہ بھی انٹرنیشنل رجسٹریشن قوانین کی خلاف ورزی ہوگی کیونکہ یہ اصطلاحات کسی خاص فرد۔ فرقہ یا قوم کی ملکیت نہیں ہاں جس جگہ دین کے نام پر دکانداری کرنے والے ملاؤں کی احمقانہ حکومت قائم ہوگی وہاں ان قوانین کو توڑا بھی جاسکتا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ ٹریڈ مارک کی رجسٹریشن سے قبل اس امر کا جائزہ لیا جانا بھی ضروری ہوتا ہے کہ کہیں کسی اور نے تو اس سے پہلے کسی خاص مارکہ کے حقوقِ رجسٹریشن تو حاصل نہیں کئے اور ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں کہ اگر اسلامی اصطلاحات میں سے بعض ایسی ہیں جو زمانہ قدیم کے مذاہب کا مشترکہ مذہبی ورثہ ہیں تو یقیناً اسلام سے قبل مذاہب کا حق ہوگا کہ وہ ان اصطلاحات کی رجسٹریشن اپنے نام کروائیں پھر چاہے کسی اور کو استعمال کی اجازت دیں یا نہ دیں بنی اسرائیلی اقوام میں پہلا حق یہود کا ہوگا کہ عیسائیوں اور مسلمانوں کو مشترکہ اصطلاحات کے استعمال کی اجازت دیں یا نہ دیں ویدک مذہب میں جینی بدھ اور وید کے بعد کی مذہبی قومیں یقیناً ویدوں کے ماننے والوں کی مرہون منت ہوں گی کہ وہ جس مذہبی اصطلاح کو چاہے اپنے کنٹرول میں رکھیں۔ چاہے آزادانہ استعمال کی اجازت دیں یا نہ دیں۔

حیدرآباد کے کم فہم ملاؤں سے ہماری عاجزانہ درخواست ہے کہ خدا کیلئے ایسی احمقانہ قراردادیں پیش نہ کریں جس کے نتیجہ میں پہلے تو مسلمانوں کا اور پھر دیگر مذاہب کے لوگوں کا جینا دوبھر ہو جائے عالم اسلام پہلے ہی بہت سی مصیبتوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہے اگر آپ لوگ مسلمانوں کی مصیبتوں میں کمی نہیں کر سکتے تو کم از کم ان میں اضافہ تو نہ کریں۔

اس موقعہ پر انصاف پسندوں سے ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام کے خود ساختہ ٹھیکیداران ملاؤں نے جو طور طریق اختیار کر رکھا اور جس رنگ میں انہوں نے مسلمان فرقوں کو اپنی شمشیر کفر سے کاٹ کر پارہ پارہ کر دیا ہے ان کے اتحاد و اتفاق کو بکھیر کر رکھ دیا ہے اس سے مسلمان تو نہایت کسمپرسی اور لاچاری میں پہنچے ہی ہیں دشمنانِ اسلام کو بھی مسلمانوں پر پھبتیاں کسنے اور ہنسی اڑانے کے مواقع ہاتھ لگ گئے ہیں۔

ان ملاؤں نے اب پاکستان کے بعد ہندوستان میں بھی آہستہ آہستہ انتشار و تفریق کے بیج بکھیرنے شروع

باقی صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

**جو لوگ غلط معلومات دے کر چند پاؤنڈ حکومت سے لے لیتے ہیں گویا وہ زبانِ حال سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہمارا رازق خدا نہیں بلکہ ہماری چالاکیاں ہیں۔ اگر ہم میں ایسے چند ایک بھی ہوں تو وہ نہ صرف اپنے آپ کو اللہ سے دُور کر رہے ہوتے ہیں بلکہ جماعت کو بھی بدنام کرنے والے بن رہے ہوتے ہیں۔**

کسی بھی ایسے شخص کا اگر پتہ چلے تو اس سے چندہ لینا بند کر دیں۔ اگر خدا تعالیٰ کو رزّاق نہیں سمجھنا تو پھر اللہ تعالیٰ کو بھی اپنے دین کے لئے آپ کے مال کی ضرورت نہیں ہے۔

**اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہاتِ دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفل ہوجاتا ہے۔**

ہر احمدی کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اس کا مال پاک ہو اور اگر وہ اپنے مال میں اضافہ کرنا چاہتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے تو دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اس میں برکت ڈالتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں کئی ایسے لوگ ہیں جو اپنے اوپر تنگی بھی کر لیتے ہیں لیکن چندوں میں کمی نہیں آنے دیتے۔ یہ چندہ بھی ہر ایک کی اپنی ایمانی حالت اور اللہ کے توکّل پر منحصر ہے۔

آج جو احمدیوں کے خلاف پاکستان میں بھی مخالفت کا بازار گرم ہے اور انڈونیشیا سے بھی خبریں آ رہی ہیں دونوں جگہ مُلّاں اور سیاستدانوں کے جوڑ کی وجہ سے یہ مخالفت ہے۔

**خلافت کے سو سال پورے ہونے نے ان کے اندر حسد کی اور بغض کی آگ کو اور بھی بھڑکا دیا ہے۔**

ہم تو اس ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْن خدا کے ماننے والے ہیں جو اپنے بندوں کے لئے غیرت دکھاتا ہے اور جب دشمنوں کو پکڑتا ہے تو ان کی خاک اڑا دیتا ہے۔ پس سب احمدی صبر اور حوصلے سے کام لیں۔

**تمام دنیا کے احمدیوں کو اپنے انڈونیشین اور پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے دعا کی تحریک**

امریکہ اور کینیڈا کے سفر پر روانگی سے قبل احباب کو دعا کی خصوصی تحریک

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز -- فرمودہ 13/جون 2008ء بمطابق 13/احسان 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

گزشتہ خطبہ کے مضمون کو ہی آگے چلاتے ہوئے قرآن کریم کی آیات کے حوالہ سے رزق اور صفت رزاق کے بارے میں آج بھی کچھ کہوں گا۔ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں ہی ہوں جو تمہیں رزق مہیا کرتا ہوں اور نہ صرف انسانوں کو بلکہ ہر قسم کی مخلوق کو جسے بھی کھانے کی حاجت ہے۔ اور جہاں تک انسان کا تعلق ہے، بحیثیت اشرف المخلوقات اسے مادّی رزق کی بھی ضرورت ہے اور روحانی رزق کی بھی ضرورت ہے۔

ایک مومن کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکّل رکھو اور اس کے احکامات پر عمل کرو، تقویٰ کو مدنظر رکھو، تو ایسے ذریعوں سے اتنے رزق ملتا رہے گا جس کا ایک غیر مومن تصور بھی نہیں کر سکتا۔ کئی خط مجھے احمدیوں کے ملتے ہیں جن میں مختلف لوگوں نے، مختلف ملکوں میں بسنے والے احمدیوں نے اپنے اپنے تجربات اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کیا ہوتا ہے کہ کس کس طرح اللہ تعالیٰ ان کے کاروباروں میں برکت ڈال کر انہیں نواز رہا ہے۔ بعض دفعہ ایک کام کے ہونے یا کسی کاروبار میں اس قدر منافع ہونے کی امید بھی نہیں ہوتی، لیکن اللہ تعالیٰ غیر معمولی فضل فرماتا ہے اور توقع سے کئی گنا زیادہ منافع ہو جاتا ہے۔ اور پھر لکھنے والے لکھتے ہیں کہ یہ بات ہمارے ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ حقیقت میں ایک حقیقی مومن کی یہی نشانی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اس پر فضل فرمائے تو فوراً اس کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے۔ وہ شکرگزار بنتا ہے اور اسے بننا چاہئے کیونکہ ایک مومن کو اس بات کا ادراک ہے کہ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ (لقمان:13) یعنی جو بھی شخص شکر کرتا ہے اس کے شکر کرنے کا فائدہ اسی کو پہنچتا ہے اور یہی ایک مومن کی نشانی ہونی چاہئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی جب اپنی اولاد کے لئے رزق کی دعا کی تو ساتھ ہی یہ عرض کی کہ وہ تیرے شکرگزار رہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اس کا ذکر ملتا ہے وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ (ابراھیم:38) یعنی انہیں پھلوں میں سے رزق عطا فرما تا کہ وہ تیرے شکرگزار بنیں۔

پس کاروبار میں برکت، تجارتوں میں برکت، زراعت میں برکت، یہ سب پھل ہیں جو رزق میں اضافے کا باعث بنتے ہیں اور جب مومن ان فضلوں کو دیکھتا ہے تو شکرگزاری میں بڑھتا ہے اور یہ بات اس کے ایمان میں اضافہ کا باعث بنتی ہے۔ اس کے تقویٰ میں اضافہ کا باعث بنتی ہے اور بننی چاہئے۔ جب ایک مومن ایمان اور تقویٰ اور شکرگزاری میں بڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے مزید نعمتوں سے نوازتا ہے۔ اس کے پھلوں میں مزید برکت پڑتی ہے۔ اس کے رزق کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مزید بڑھاتا ہے۔ یہ سلوک اللہ تعالیٰ انہی سے فرماتا ہے جو ایمان میں بڑھے ہوئے ہیں یا بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو یہ رزق کا اضافہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے کہ کسی

نے لکھا کہ میرے رزق میں غیر معمولی طور پر اضافہ ہو گیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ہے کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراہیم:8) یعنی اگر تم شکر گزار بنو گے تو میں تمہیں اَور بھی زیادہ دوں گا۔ ایک غیر مومن کے لئے تو کہا جا سکتا ہے کہ قانون قدرت کے تحت اس کی محنت کو اللہ تعالیٰ نے پھل لگایا لیکن ایک مومن کے لئے اس سے زائد چیز بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری اور ایمان اور تقویٰ میں بڑھنے کے ساتھ جب محنت ہو تو کئی گنا زیادہ پھل لگتا ہے اور پھر صرف محنت پر ہی منحصر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ پھر مومن کو اگر اس کی محنت میں کوئی کمی رہ بھی گئی ہو تو اپنے فضل سے اس کمی کو پورا کرتے ہوئے زائد بھی عطا فرماتا ہے یا اس کمی کو پورا فرماتا ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اگر اُس کا خدا تعالیٰ پر ایمان ہے تو خدائے تعالیٰ رزّاق ہے۔ اس کا وعدہ ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کا ذمہ وار میں ہوں۔ پس یہ ہے اس خدا کا اپنے بندوں سے سلوک جو رزّاق ہے کہ تھوڑی محنت میں بھی برکت ڈال دیتا ہے۔ یا بعض دفعہ غیر مومن کو یہ بتانے کے لئے، مومن کی انفرادیت قائم کرنے کے لئے، ایک جیسی محنت کے باوجود مومن کے کام میں برکت ڈال دیتا ہے۔ مَیں ذاتی طور پر بھی اس بات کا تجربہ رکھتا ہوں اور کئی احمدی بھی مجھے لکھتے ہیں کہ ہماری فصل ہمارے غیر از جماعت ہمسائے سے زیادہ نکلتی ہے تو وہ بڑے حیران ہو کر پوچھتے ہیں کہ تم نے کیا چیز ہمارے سے زائد کی ہے جو تمہاری فصل اچھی ہو گئی۔ تو یہی لکھنے والے لکھتے ہیں کہ ہمارا جواب یہی ہوتا ہے کہ جو 1/10 یا 1/16 ہم نے اس فصل کا خدا کی راہ میں دینا ہے وہ تمہارے سے زائد ہے، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے برکت ڈال دی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (سورة الطلاق :3-4) یعنی اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے، اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہیں ہوگا۔

یہ معجزات جو ہوتے ہیں، یہ غیر معمولی فضل جو ہوتے ہیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک شرط رکھی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے صفت رزّاق کا کوئی غیر معمولی اظہار کرنا ہے تو بندے کو بھی تو غیر معمولی تعلق میں بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے ولی ہونے کا ثبوت دیتا ہے تو بندہ بھی تو اپنی بندگی کے حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والا ہونا چاہئے۔ یہ ٹھیک ہے کہ حق تو بندگی کا بھی ادا نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا شکر کرتے انسان اگر اپنی تمام زندگی بھی ماتھا رگڑتا رہے تو حق بندگی ادا نہیں ہو سکتا۔ لیکن کوشش تو ہونی چاہئے، تقویٰ کی راہوں کی طرف قدم تو بڑھنے چاہئیں۔

تقویٰ کیا ہے؟ ایک جگہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عُجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بد اخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ50 جدید ایڈیشن)

پس ایک مومن کا کام ہے کہ ان بُرائیوں سے بچے، تبھی وہ ان لوگوں کے زُمرہ میں شمار ہوگا جو تقویٰ پر قدم مارنے والے ہیں اور جن کے لئے اللہ تعالیٰ بھی اپنی جناب سے پھر ایسے ایسے ذریعوں سے ضروریات پورا کرنے کے سامان پیدا فرماتا ہے کہ انسان خود حیران ہو جاتا ہے کہ یہ کیسے ہوا؟

مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا (سورة الطلاق :3) کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''باریک سے باریک گناہ جو ہے اسے خدا تعالیٰ سے ڈر کر چھوڑے گا خدا تعالیٰ ہر ایک مشکل سے اسے نجات دے گا۔ یہ اس لئے کہا کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم کیا کریں، ہم تو چھوڑنا چاہتے ہیں مگر ایسی مشکلات آپڑتی ہیں کہ پھر کرنا پڑ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ وہ اُسے ہر مشکل سے بچالے گا''۔ (البدر جلد 2 نمبر 12 مورخہ 10/اپریل 1903ء صفحہ 92)

جو اقتباس مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پڑھا ہے اس حوالے سے اُن لوگوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں جو ان مغربی ملکوں میں سوشل ہیلپ (Social Help) لیتے ہیں۔ مختلف ملکوں میں اس مدد کے جو بھی نام ہیں، یہ حکومت کی طرف سے ملنے والی مدد ہے جو یا بیروزگاروں کو ملتی ہے یا کم آمدنی والوں کو تا کہ کم از کم اس معیار تک پہنچ جائیں جو حکومت کے نزدیک شریفانہ طور پر زندگی گزارنے کے لئے روزمرہ ضروریات پورا کرنے کا معیار ہے۔ مغربی حکومتیں، بعض ان میں سے بڑے کھلے دل کے ساتھ یہ مدد دیتی ہیں اور برطانیہ کی حکومت بھی اس بارے میں قابل تعریف ہے شہریوں کی بڑی مدد کرتے ہیں۔

لیکن مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض لوگ جو چھوٹا موٹا کاروبار بھی کرتے ہیں یا ایسی ملازمت کرتے ہیں جو پوری طرح ظاہر نہیں ہوتی یا ٹیکسی وغیرہ کا کام کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی حکومت کو غلط معلومات دے کر اس سے مدد بھی لیتے ہیں۔ یا مکان بھی خریدا ہوا ہے لیکن حکومت سے مکان کا کرایہ بھی لیتے ہیں۔ تو یہ بات تقویٰ سے بعید ہے۔ اس طرح کر کے وہ دوہرے بلکہ کئی قسم کے جرم کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ ایک تو حکومت کو صحیح آمدنہ بتا کر حکومت کا ٹیکس چوری کرتے ہیں۔ پھر نہ صرف یہ ٹیکس کی چوری ہے بلکہ دوسروں کے اُس ٹیکس کو بھی کھا رہے ہوتے ہیں جو دوسرے لوگ حکومت کے معاملات چلانے اور شہریوں کو سہولتیں مہیا کرنے کے لئے حکومت کو دیتے ہیں۔ پھر جھوٹ کے مرتکب ہوتے ہیں جو بذات خود شرک کے برابر ہے، تقویٰ تو دُور کی بات ہے۔ پس اگر ہم میں ایسے چند ایک بھی ہوں تو وہ نہ صرف اپنے آپ کو اللہ سے دُور کر رہے ہوتے ہیں بلکہ جماعت کو بھی بدنام کرنے والے بن رہے ہوتے ہیں اور جماعت کا جو وقار حکومتی اداروں اور لوگوں میں ہے اس کو کم کرنے والے بن رہے ہوتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''جب انسان خدا پر سے بھروسہ چھوڑتا ہے تو دہریت کی رگ اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور ایمان اسی کا ہوتا ہے جو اسے ہر بات پر قادر جانتا ہے''۔

پس ان معیاروں کو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں اور جن کی بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ جو لوگ غلط معلومات دے کر چند پاؤنڈ حکومت سے لے لیتے ہیں گویا وہ زبان حال سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہمارا رازق خدا نہیں بلکہ ہماری چالاکیاں ہیں۔

اس بات کی مَیں یہاں وضاحت کر دوں کہ حکومتی اداروں کو بعض ایسے لوگوں پر شک پڑنا شروع ہو گیا ہے اور یہ لوگ بڑی ہوشیاری سے اپنا دائرہ تنگ کرتے ہیں۔ ابھی تک ان اداروں پر یہی تاثر ہے کہ احمدی دھوکہ نہیں کرتے۔ کوئی ایک بھی اس قسم کا دھوکہ دہی میں ان کے ہاتھ لگ گیا تو اچھے بھلے شریف احمدی جو صرف اپنا حق لیتے ہیں وہ بھی پھر متأثر ہوں گے اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جماعت پر اعتماد علیحدہ ختم ہوگا۔

مَیں نے تو امیر صاحب کو کہہ دیا ہے کہ کسی بھی ایسے شخص کا اگر پتہ چلے تو اس سے چندہ لینا بند کر دیں۔ ایسے لوگوں سے چندہ نہ لینے سے اوّل تو جماعتی چندوں پر کوئی فرق نہیں پڑے گا انشاء اللہ اور اگر پڑے بھی تو اس کا پھر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کم از کم اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا ہوا مال تو پاک ہوگا۔

پس مَیں ایسے لوگوں سے جو چاہے چند ایک ہوں، یہی کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کو رزّاق نہیں سمجھنا تو پھر اللہ تعالیٰ کو بھی اپنے دین کے لئے آپ کے مال کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آپ کا معاملہ اللہ سے ہے، جس طرح بھی چاہے اللہ سلوک کرے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یقیناً اللہ عزّوجل نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہیں رزق عطا کیا ہے۔ پس تم اس کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ۔

پس اگر اس حقیقت کو ہر ایک سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے رزق پہنچانا اپنے ذمہ لیا ہے جس کا گزشتہ خطبہ میں مَیں نے ذکر بھی کیا تھا تو حقیقی رنگ میں اس کی عبادت کی طرف توجہ رہے گی اور جب اس کی عبادت کی طرف توجہ رہے گی تو ہم حقیقی رنگ میں اس کے عبد بن کر رہیں گے اور پھر ہمارے اندر قناعت بھی پیدا ہوگی۔ اور جب قناعت پیدا ہوگی تو دوسرے کے رزق کی طرف نظر بھی نہیں ہوگی اور جب دوسرے کے رزق کی طرف نظر نہیں ہوگی تو ناجائز ذریعہ سے پیسے جوڑنے کی کوشش بھی نہیں ہوگی۔ تو یہ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہر قسم کے لالچ سے بچائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ اور طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے''۔

پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا''۔ یعنی بے کار اور جھوٹی قسم کی ضرورتیں جو ہیں۔ ''مثلاً ایک دکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغ گوئی کے سوا اس کا کام نہیں چل سکتا۔ اس لئے دروغگوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں''۔

یہ جو آج کل حکومت سے غلط بیانی کر کے مدد لیتے ہیں یا ٹیکس بچانا۔ یہ بھی اس قسم کی مثال ہی ہے۔ غلط بیانی کر کے یہ چیزیں لی جاتی ہیں۔ اگر تھوڑی سی تنگی بھی ہو تو برداشت کرنی چاہئے کہ خدا کی رضا کے حصول کے لئے ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے۔ وہ بڑی طاقت والی ذات ہے جب اس پر کسی امر میں بھی بھروسہ کرو گے وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا''۔
(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ زیر سورۃ الطلاق آیت 3-4۔ جلد چہارم صفحہ 400-401)

اللہ ہمیں حقیقی بھروسہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر اتنا مہربان ہے کہ ان کو اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہے کہ یہ سب طریقے اختیار کرو تو تمہارا رزق پاک بھی رہے گا اور اس میں اضافہ بھی ہوتا رہے گا۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ (الروم:40) اور جو تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ کے طور پر دیتے ہو تو یاد رکھو اس قسم کے لوگ خدا کے ہاں روپیہ بڑھا رہے ہیں۔ پس یہ ہے اپنے مال میں برکت ڈالنے کا ذریعہ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور جتنی توفیق ہے اتنا خرچ کرو۔ اس سے قناعت بھی پیدا ہوگی اور ترجیحات بھی بدلیں گی۔ ذاتی خواہشات کی بجائے دینی ضروریات کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔

اگر کوئی یہ کہے کہ مَیں جس طرح بھی جو بھی کمائی کرتا ہوں، چندہ بھی اس میں سے اسی حساب سے دیتا ہوں اس لئے کیا فرق پڑتا ہے۔ اگر مَیں حکومت سے اپنی ہوشیاری کی وجہ سے کچھ لے بھی لوں تو چندہ بھی تو اس پہ دے رہا ہوں، اس لئے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تو ایسا مال خدا تعالیٰ کو نہیں چاہئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میری راہ میں خرچ کرنا ہے تو اس میں سے خرچ کرو جو پاک ہے۔ فرمایا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ (البقرۃ:268) اے مومنو! تم نے جو کچھ کمایا ہے اس میں سے پاکیزہ مال اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو بُرا، اچھا کمایا اس میں سے جو پاک ہے وہ خرچ کرو دوسرا نہ کرو۔ مطلب یہ ہے کہ تم نے پاکیزہ کمائی ہی کرنی ہے اور پھر اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ جو مال غلط بیانی سے کمایا ہو وہ پاکیزہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ پس اگر کوئی کسی غلط فہمی کی وجہ سے یہ غلط مفاد اٹھا رہا ہے تو اسے بھی باز آنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کو پاک کمائی میں سے مال دیں اور پھر اللہ تعالیٰ اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ یہ روپیہ برکت والا ہو گا اور دینے والے کے مال میں اضافے کا باعث بنے گا۔

ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ بڑھا سکتا ہے۔ لیکن مال ہمیشہ پاک ہونا چاہئے۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ (البقرۃ:4) یعنی اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ تو ناجائز طریقوں سے نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ تو پاک مال اور جائز طریقوں سے مال دیتا ہے۔ پس مومن کی یہ نشانی بتائی کہ ان کا رزق بھی پاک ہوتا ہے اور پھر وہ اس پاک رزق میں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ بھی کرتے ہیں۔ کمائی تو چور بھی کرتے ہیں، ڈاکو بھی کرتے ہیں، ذخیرہ اندوز بھی کرتے ہیں، رشوت خور بھی کمائی کرتے ہیں اور اس طرح مختلف ناجائز ذرائع سے کمانے والے بھی کمائیاں کرتے ہیں تو کیا وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ مال ہمیں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے؟ اللہ تعالیٰ جو بندوں کو حکم دیتا ہے کہ عدل و انصاف کے تقاضے پورے کرو، کیا وہ دوسرے کے حق کو مارنے والے کی کمائی کو جائز قرار دے سکتا ہے؟ کبھی نہیں ہو سکتا۔ گو کہ پاکستان میں یا اور بعض ملکوں میں ناجائز ذرائع سے دولت کما کر کہتے ہیں کہ یہ اللہ نے دیا ہے۔ تو یہ گندہ مال خدا کا نہیں ہو سکتا۔ یہ تو شیطان کے ذریعہ سے کمایا ہوا مال ہے اور یہ پاکستان میں جو بڑے بڑے تاجر بنے پھرتے ہیں یا پیسے والے، ایسا مال کما کے پھر ڈھٹائی سے یہ بھی کہتے ہیں، ان کا تو یہ حال ہے کہ اپنے گھروں پر بھی لکھ کے لگا دیتے ہیں کہ ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ۔ یعنی غلط طریقے سے مال بھی کماتے ہیں اس کو اللہ کا فضل بھی قرار دیتے ہیں (اَنَا للّٰہ)۔ سیاستدان ہیں تو وہ قوم کا مال لوٹ رہے ہیں۔ غلط طریقے سے کمایا ہوا مال چاہے چھوٹے پیمانے پر ہو یا بڑے پیمانے پر ہو طیب مال نہیں ہوتا اور جو طیب مال نہیں وہ اللہ تعالیٰ کا مال نہیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کو قابل قبول ہے۔

پس ہر احمدی کو یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اس کا مال پاک ہو اور اگر وہ اپنے مال میں اضافہ کرنا چاہتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے تو دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اس میں برکت ڈالتا ہے۔

یہاں ایک بات کی اور وضاحت کر دوں۔ بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہم نے اپنے بجٹ اپنی متوقع آمد کے پیش نظر لکھوائے تھے لیکن کاروبار میں بعض مشکلات کی وجہ سے اتنی آمد نہیں ہوئی یا بعض کو ملازمت میں دقتیں ہیں تو ایسے لوگ اپنے جائزے لے کر خود تقویٰ کو مدنظر رکھ کر اپنے بجٹ پر نظر ثانی کر سکتے ہیں۔ لیکن شرط تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے وَیَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ (البقرۃ:216) یعنی وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں؟ ان کو کہہ دے کہ جتنا تکلیف میں نہ ڈالے۔ پس اگر دل میں تقویٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر بھی نظر ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو میرے راستے میں خرچ کرے گا میں اسے بڑھا کر دوں گا تو ایک مومن یہی کوشش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ دے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا زیادہ وارث بنے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں کئی ایسے لوگ ہیں جو اپنے اوپر تنگی بھی کر لیتے ہیں لیکن چندوں میں کمی نہیں آنے دیتے۔ پس یہ چندہ بھی ہر ایک کی اپنی ایمانی حالت اور اللہ کے توکل پر منحصر ہے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ اس طرح اللہ تعالیٰ ان کے رزق میں برکت بھی ڈالے گا اور اپنی رضا کی جنت کا وارث بھی بنائے گا۔

آنحضرت ﷺ کی ایک دعا ہے جو آپ کیا کرتے تھے۔ اس زمانے میں تو خاص طور پر یہ دعا بہت اہم ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ حضرت ام سلمیٰؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب صبح کی نماز ادا کرتے تو سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا کرتے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا (سنن ابن ماجہ باب ما یقال بعد التسلیم) کہ اے اللہ! میں تجھ سے ایسا علم جو نفع رساں ہو اور ایسا رزق جو طیب ہو اور ایسے عمل جو قبولیت کے لائق ہوں مانگتا ہوں۔ پس یہ دعا ہے اس کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے بتایا تھا کہ رزق 'حصہ' کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور 'حصہ' بُرا بھی ہو سکتا ہے اور اچھا بھی ہو سکتا ہے۔ تو اس حوالے سے بھی اس وقت کچھ بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَکُمْ اَنَّکُمْ تُکَذِّبُوْنَ (الواقعۃ:83) اور تم اپنے رزق بناتے ہو اسی بنا پر کہ تم جھٹلاتے ہو۔

یہ سورۃ واقعہ کی آیت ہے اور یہ وہ سورۃ ہے جس میں دورِ اول اور دورِ آخر کے خوش نصیبوں کا بھی ذکر ہے اور دَورِ اول اور دَورِ آخر کے بدنصیبوں کا بھی ذکر ہے۔ اس آیت میں جو مَیں نے پڑھی ہے اس میں ان بدنصیبوں کا ذکر ہے جو جھٹلانے کی وجہ سے اپنا رزق بناتے ہیں۔ ان کی حالت اس قدر گر گئی ہے کہ خدا تعالیٰ کا خوف ان میں نہیں رہا بلکہ دنیا کا خوف ہے۔ یہ لوگ شیطان کی گود میں جا بیٹھے ہیں۔ کچھ لوگ تو اپنے دنیاوی رزق کے بند ہونے کے خوف سے سچ کو قبول کرنے سے انکاری ہیں اور کچھ لوگ جو اپنے آپ کو عالم سمجھتے ہیں جن کو مسجدوں کے منبر ملے ہوئے ہیں اس لئے حق کو قبول نہیں کرنا چاہتے کہ ان منبروں کی وجہ سے جو عوام الناس کو وہ لوٹ رہے ہیں اس سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ تو خلاصۃً یہ کہ یہ سیاستدان بھی اور مُلّاں بھی اپنی اس غلط کمائی کی وجہ سے اس روحانی مائدے سے اپنے آپ کو محروم رکھے ہوئے ہیں جو خدا تعالیٰ نے اس زمانے میں بھیجا ہے اور کیونکہ اپنی حرکتوں کی وجہ سے وہ دنیا کے کیڑے بن چکے ہیں اس لئے اُن کے نصیب میں حق کو پہچاننا نہیں ہے۔ اُن کا کام حق کو جھٹلانا ہی ہے یہاں تک کہ ان کا آخری وقت آ جائے اور پھر ان کا معاملہ خدا کے ساتھ ہو۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ جن ملکوں میں احمدیت کی مخالفت ہے سیاستدان اور مُلّاں اکٹھے ہیں اور اکٹھے ہو کر احمدیت کے خلاف کھڑے ہیں۔ خلافت کے سو سال پورے ہونے نے ان کے اندر حسد کی اور بغض کی آگ کو اور بھی بھڑکا دیا ہے کہ یہ جو ہمارا جھوٹا رزق ہے یہ نہ کہیں چھن جائے۔ سیاستدان یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے مولوی کی بات نہ مانی اور احمدیوں کی مخالفت نہ کی تو ہمارے ووٹ کم ہو جائیں گے۔ کیونکہ سیاستدان کو تو مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں ہے ان کو تو اپنی سیاست اور کرسی سے دلچسپی ہے۔ ان کو تو اس سے غرض نہیں کہ ملک کی خدمت کرنی ہے۔ غرض ہے تو صرف یہ کہ اگر مخالفت نہ کی تو اپنی کرسی سے اور لوٹ مار سے جو ملک کا پیسہ کھا رہے ہوتے ہیں اس سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ وہ رزق جو غیر طیب اور ناپاک رزق ہے، جس کی بنیاد جھوٹ پر ہے وہ ان کے ہاتھ سے چھن جائے گا اور مولوی تو جیسا کہ مَیں نے کہا صرف اس بات سے خوفزدہ ہیں کہ اس کے رزق کے ذرائع بند ہو جائیں گے۔ مدرسوں کے نام پر، جامعات کے نام پر جو لوگوں کو بے وقوف بنا کر ان سے پیسے لیتے ہیں یا بعض حکومتوں سے رقم لیتے ہیں، یہ بند ہو جائے گی۔ پس یہ لوگ ہیں جو جھوٹ بول کر رزق کمانے والے ہیں یا جن کا رزق جھٹلانے پر منحصر ہے۔ یعنی ان کے حصے میں جس پہلو سے بھی دیکھ لیں جھوٹ کی وجہ سے رزق ہے اور یہی بُرا رزق ہے اور یہ رزق ان کو صداقت کا نہ صرف انکار کرنے کی وجہ سے بلکہ مخالفت میں حد سے زیادہ بڑھ جانے کی وجہ سے مل رہا ہے۔ یہ رزق جو وہ کماتے ہیں اس مخالفت کی وجہ سے، صداقت کے انکار کی وجہ سے ہے، جھوٹ بولنے کی وجہ سے ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ پھر اللہ بھی گرم پانی کے ساتھ ان کی دعوت کرے گا اور پھر فرماتا ہے تَصْلِیَۃُ جَحِیْمٍ (الواقعۃ:95) یعنی ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

پس آج جو احمدیوں کے خلاف پاکستان میں بھی مخالفت کا بازار گرم ہے اور انڈونیشیا سے بھی خبریں آ رہی ہیں، دونوں جگہ مُلّاں اور سیاستدانوں کے جوڑ کی وجہ سے یہ مخالفت ہے۔ عوام الناس کو بیوقوف بنایا جاتا ہے کہ تمہاری دینی غیرت کا سوال ہے اٹھو اور احمدیوں کو ختم کر دو۔ حالانکہ یہ تکذیب اس لئے ہے کہ ان لوگوں کو یہ خوف ہے کہ ہمارے رزق بند نہ ہو جائیں۔ ہم جو لوٹ مار کر رہے ہیں وہ بند نہ ہو جائے۔

پس احمدیوں کو مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ وہ صبر اور حوصلے سے اور دعا سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ کے مسیح کو ماننا ہے تو یقیناً اس پیغام کے ماننے کی وجہ سے آپ اللہ کے مقرب ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے مقربین کے لئے نعمتوں سے پُر جنتوں کی بشارت دیتا ہے۔

گزشتہ 120 سال سے انہوں نے اپنی ہر طرح کی مخالفت کر کے دیکھ لی ہے۔ بے شک ہمیں عارضی تکلیفیں تو برداشت کرنی پڑیں لیکن ان کی خواہشات کبھی پوری نہیں ہوئیں کہ جماعت کو ختم کر دیں۔ ایک آمر نے اعلان کیا کہ مَیں ان کے ہاتھ میں کشکول پکڑاؤں گا تو خود اس کا جو انجام ہوا وہ ظاہر و باہر ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی مالی وسعت اختیار کرتی چلی گئی۔ دوسرے نے جب جماعت کو کچلنا چاہا، ہر لحاظ سے معذور کرنا چاہا تو اس کا انجام بھی ہم نے دیکھ لیا۔ اور جماعت کے لئے ترقی کی نئی سے نئی راہیں کھلتی چلی گئیں۔ اس رازق خدا نے رزق کے نئے سے نئے راستے، نئے سے نئے باب جماعت کے لئے کھول دئے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر لحاظ سے ہمارے لئے اپنا رزّاق ہونا اور تمام قوتوں اور طاقتوں کا مالک ہونا ظاہر فرمایا جیسا کہ وہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ (الذّٰریٰت:59) یقیناً اللہ ہی ہے جو بہت رزق دینے والا ہے اور صاحب قوت اور مضبوط صفات والا ہے۔ پس ہم تو اس خدا کی عبادت کرنے والے اور اس سے رزق مانگنے والے ہیں اور اس سے ڈرنے والے ہیں۔ یہ دنیاوی لوگ نہ ہمارے رزق بند کر سکتے ہیں، نہ ہمارے ایمانوں کو ہلا سکتے ہیں، نہ ہی ہمیں اللہ تعالیٰ کی عبادت سے روک سکتے ہیں۔

گزشتہ دنوں میں 27 مئی کے بعد، پاکستان کے مختلف شہروں میں، کوٹری شہر ہے ایک، حیدرآباد کے قریب، لاڑکانہ میں، آزاد کشمیر میں کوٹلی ہے، اسی طرح پنجاب کے بعض شہر ہیں، احمدیوں پہ ظلم کا بازار دوبارہ گرم ہو چکا ہے۔ فیصل آباد میں پنجاب میڈیکل کالج کے طلباء کو کالج سے نکالا گیا۔ اُن کے خیال میں اس طرح انہوں نے احمدیوں کے رزق بند کرنے کی کوشش کی ہے کہ احمدی طلباء ڈاکٹر بن رہے ہیں۔ فائنل ایئر کے سٹوڈنٹ ہیں۔ وہ گھبرا کے کہیں گے اچھا ٹھیک ہے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں نکالتے ہیں لیکن ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

ان کی ایمانی حالت کیا ہے، کیونکہ اُن کے اپنے ایمان نہیں ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ یہ خوفزدہ ہو کر احمدیت چھوڑ دیں گے۔ کوٹری میں گھیراؤ جلاؤ کی صورتحال ہے، بلکہ ایک گھر سے کل خط ملا ہے ان کا سامان نکال کے جلایا بھی گیا، گھروں کو گھیرا ہوا ہے۔ لیکن یہ ان لوگوں کا خیال ہے کہ ہم ڈرنے والی قوم ہیں یا اپنے ایمانوں کا سودا کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم تو اس ذُوالقُوَّۃِ الْمَتِیْن خدا کے ماننے والے ہیں جو اپنے بندوں کے لئے غیرت دکھاتا ہے اور جب دشمنوں کو پکڑتا ہے تو ان کی خاک اڑا دیتا ہے۔ یہی ہم دیکھتے آئے ہیں۔ پس سب احمدی صبر اور حوصلے سے کام لیں۔

اسی طرح انڈونیشیا کے احمدیوں سے بھی مَیں کہتا ہوں وہاں پر تبلیغ پر پابندی لگائی ہے اور اسی طرح بعض باتوں پر حکومت نے پابندی لگائی ہے۔ گو بَین (Ban) تو اس طرح مکمل طور پر نہیں کیا لیکن مختلف ذریعوں سے ایسی صورت حال پیدا کی گئی ہے جو بَین کے برابر ہی ہے۔ تو یہ لوگ بھی دعاؤں کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ پاکستان میں جو پابندیاں لگیں یا قانون پاس ہوئے اس سے کون سا انہوں نے جماعت کو پھیلنے سے روک دیا۔ دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش پہلے سے بڑھ کر جماعت پر ہوئی اور انڈونیشیا پر بھی جو پابندیاں حکومت نے لگائی ہیں پہلے سے بڑھ کر جماعت کی ترقی کا باعث بنیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ پس دعاؤں پر زور دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب وہ وقت دُور نہیں کہ ان کے مکر ان پر ہی اُلٹ کر پڑیں گے۔ بہر حال تمام دنیا کے احمدی اپنے انڈونیشین اور پاکستانی بھائیوں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے اور ان کی مشکلات دور فرمائے۔

آخر پر آج پھر مَیں دعا کا یہ بھی اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ اس ہفتہ انشاء اللہ تعالیٰ مَیں امریکہ اور کینیڈا کے سفر پر جا رہا ہوں۔ وہاں ان کے جلسے بھی ہیں اور جوبلی کے حوالے سے وہاں جماعتوں نے بڑی تیاریاں بھی کی ہوئی ہیں۔ ان کی خواہش بھی بڑی شدید ہے۔ خطوں میں اس کا اظہار بھی ہوتا رہتا ہے۔ براہ راست ملنے سے بہر حال جماعت میں کئی لحاظ سے بہتری پیدا ہوتی ہے۔ امریکہ کا تو میرا پہلا سفر ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ سفر ہر طرح اپنی تائید و نصرت کے نظارے دکھاتے ہوئے بہتر فرمائے اور یہ سفر جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور اللہ تعالیٰ ان تمام مقاصد کا حصول آسان فرمائے جن کے لئے یہ سفر اختیار کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ملکوں کے احمدیوں میں ترقی کرنے کی ایک نئی روح پیدا فرمائے اور ساری دنیا کے احمدیوں میں یہ نئی روح پیدا فرمائے اور اس صدی میں جب ہم نئے نئے عہد باندھ رہے ہیں اور جلسے کر رہے ہیں اور پروگرامز کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہر ایک میں نئی روح پھونک دے۔ اللہ تعالیٰ سفر میں راستے کی جو بھی کوئی مشکل ہے اس کو بھی آسان فرمائے"۔ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

## اعلان برائے موصیان

بعض احباب و مستورات وصیت فارم پر کرتے ہی اصرار کرتے ہیں کہ وصیت فارم میں تحریر کردہ جائیداد کی قیمت کے مطابق ان سے حصہ جائیداد وصول کر لیا جائے۔ اس سلسلہ میں وضاحتاً تحریر ہے کہ ایک موصی وصیت فارم میں جائیداد کی قیمت اندازاً تحریر کرتا ہے اس قیمت کو مشخصہ قیمت شمار نہیں کیا جا سکتا۔ مشخصہ قیمت وہی ہو گی جو تشخیص کی کارروائی کے بعد مقامی مجلس عاملہ تجویز کرے گی اور تشخیص جائیداد کی کارروائی وصیت کی منظوری کے بعد موصی کی درخواست پر ہوتی ہے لیکن اگر کوئی موصی تشخیص جائیداد کی کارروائی سے پہلے حصہ جائیداد میں کوئی ادائیگی کرنا چاہے تو ادائیگی کر سکتا ہے اور (بعد منظوری وصیت) اس کی یہ ادائیگی مشخصہ قیمت میں سے منہا ہو جائے گی۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

## انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے موقع پر آئندہ دو سال کیلئے (یکم نومبر 2008 تا 31 اکتوبر 2010) صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا انتخاب حسب قواعد دستور اساسی مجلس شوریٰ میں عمل میں لایا جائے گا۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق یہ انتخاب زیر صدارت محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان منعقد ہو گا۔ جملہ صوبائی قائدین و قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ دستور اساسی کے مطابق نمائندگان کا انتخاب برائے مجلس شوری کر کے قبل از وقت دفتر کو بھجوا دیں۔ انتخاب کے جملہ قواعد بذریعہ سرکلر مجالس کو بھجوائے جا چکے ہیں۔
(رفیق احمد بیگ منتظم مجلس شوریٰ)


**M/S ALLIA EARTH MOVERS**
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063


### سادہ زندگی، مشقت کی عادت، استقلال اور دُعا

# تحریک جدید اور ماہِ رمضان المبارک میں چار مناسبتیں

(ارشاد سیدنا حضرت اقدس خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنه)

بانیٔ تحریک جدید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۴ نومبر ۱۹۳۸ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ میں تحریک جدید اور ماہ رمضان المبارک کی چار اہم مناسبتوں یعنی سادہ زندگی، مشقت کی عادت، استقلال اور دُعا پر بصیرت افروز پیرائے میں روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا:۔

"یہ چار بڑی بڑی مناسبتیں رمضان کی تحریک جدید سے ہیں اور یہ چار مناسبتیں تحریک جدید کی رمضان سے ہیں۔ پس اگر تم رمضان سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت و مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کیلئے آتا ہے۔ پس جس غرض کیلئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کی جدوجہد کرو ...... ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا ہے کہ رمضان سے فائدہ اُٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں یہ سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں میں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اُوپر وارد رکھو۔ اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں ...... آج میں نے چاہا کہ تمہیں تحریک جدید کے اصول کی طرف توجہ دلا دوں اور بتا دوں کے بغیر ان اصولوں کو اختیار کئے وہ فوائد حاصل نہیں ہو سکتے جن فوائد کو حاصل کرنے کیلئے ہم کھڑے ہوئے ہیں۔ جب تک انسان کسی کام کی حکمت نہیں سمجھتا اُس کے دل میں بشاشت پیدا نہیں ہوتی، اس وقت تک انسان اللہ تعالیٰ کے انوار کو بھی جذب نہیں کر سکتا ......" (تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اوّل صفحہ ۵۸۲ تا ۵۸۴)

تحریک جدید اور رمضان المبارک کی ان ہی چار گہری مناسبتوں کے پیش نظر مخلصین جماعت کا ہمیشہ سے یہ تعامل رہا ہے کہ وہ ہر سال ماہِ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صدفی صد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال و انوار کو جذب کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتے ہیں۔ پس اب جبکہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ایک بار پھر بے شمار آسمانی رحمتوں اور برکتوں کے حامل اس ماہ مقدس میں بہت جلد قدم رکھنے والے ہیں بطور یاد دہانی جملہ مجاہدین تحریک جدید بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی شاندار جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ابھی سے اپنی کمر ہمت کس لیں۔ اور حسب سابق امسال بھی ۱۵ ستمبر تک اپنے واجبات تحریک جدید کی مکمل ادائیگی کر کے اس ماہ سعید کے غیر معمولی افضال و انوار سے مستفیض ہونے کے ساتھ ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے بھی وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جملہ امراء و صدران جماعت اور سرکل انچارج صاحبان سے بھی گزارش کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی جماعتوں کے صدفی صد ادائیگی کنندگان کی فہرستیں ۱۵ ستمبر سے پہلے پہلے بذریعہ ڈاک اور ۲۰ ستمبر تک بذریعہ فیکس وکالت مال تحریک جدید قادیان کو بھجوانے کی زحمت فرمائیں۔ تا تمام جماعتوں کی یکجائی فہرست بروقت مرتب ہو کر ۲۹ رمضان المبارک کی اجتماعی دُعا کے لئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جا سکے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ 16

والے نہیں ہوتے۔ ایسا کرنے والا بھی انصاف کے تقاضے پورے نہیں کرتا اس کی نمازوں سے وہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا جس کے لئے وہ مسجد میں آتا ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس رویے سے بچنے کے جو طریق بتائے ہیں ان پر چلنا نہایت ضروری ہے اور اس کے لئے بنیادی چیز یہ ہے کہ اپنا جائزہ لے کر اپنے نفس کو پاک کرے پھر ہی معاشرے کو تکلیف دینے والی معمولی برائیاں بھی دور ہوں گی اور بغاوت کی بدی سے بھی انسان بچے گا اور یہ چیزیں نظام جماعت سے بھی دور لے جانے والی ہیں اور ایسے لوگ اللہ کی عبادت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ فرمایا: ہر احمدی کو چاہئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننا ہے اور ان مسجدوں کی تعمیر سے فائدہ اُٹھانا ہے تو ان برائیوں سے بچیں اور ان نیکیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی کوشش کریں جس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ نے حکم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ خالص ہو کر ہم اس کی عبادت کرنے والے بنیں اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کریں۔ ☆☆☆

# علمائے دیوبند کے جھانسے میں نہ آئیں......!

(محمد عظمت اللہ قریشی سیکرٹری، دعوت الیٰ اللہ بنگلور)

## انگریز اور امریکہ کے ایجنٹ کون؟

؎ آئینہ بیچتا ہوں میں اندھوں کے شہر میں

ہفت روزہ سالار بنگلور 6.7.08 مولانا محمود مدنی کو امریکہ اور اسرائیل کا ایجنٹ قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

مولانا ممتاز احمد قاسمی نے کہا مولانا محمود مدنی کا نہایت خفیہ طریق پر امریکہ کا دورہ اس شبہ کو تقویت پہنچاتا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل کیلئے کام کررہے ہیں......مولانا نے کہا کہ جمیعۃ علماء ہند اور دارالعلوم کی حیثیت کو ختم کرنے کیلئے اسلام دشمن طاقتیں بالخصوص امریکہ اور اسرائیل سرگرم عمل ہیں وہ براہ راست مداخلت کرنے کی بجائے ہماری ہی صفوں کو اقتدار اور دولت کے لالچی لوگوں کو اپنے حق میں استعمال کررہے ہیں۔ اس شبہ کو تقویت اس وقت ملی تھی۔ جب جمیعۃ علماء کا ایک وفد جارج ڈبلیو بش کی انتخابی مہم میں حصہ لینے کیلئے نہایت خفیہ انداز میں امریکہ گیا تھا دوسری مرتبہ اس کی تصدیق اس وقت ہوئی جب امریکی سفارت خانہ کا ایک وفد خفیہ مشن پر دارالعلوم دیوبند پہنچا تھا اور اس وفد کے ایک رکن نے حد درجہ رازداری کے ساتھ دارالعلوم میں ایک دورات قیام بھی کیا تھا۔"

(ہفت روزہ سالار بنگلور 6.7.08)

؎ ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میری جیسی جس کی تائید یں ہوئی ہوں بار بار

(مسیح موعود)

مولانا ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار لاہور۔فرماتے ہیں:

"مسلمان......ایک لمحہ کے لئے بھی ایسی حکومت سے بدظن ہونے کا خیال نہیں کرسکتے (یعنی انگریزی حکومت) اگر کوئی بدبخت مسلمان گورنمنٹ سے سرکشی کی جرأت کرے تو ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ وہ مسلمان مسلمان نہیں" اسی طرح لکھا "اپنے بادشاہ عالم پناہ کی پیشانی کے ایک قطرے کی بجائے اپنے جسم کا خون بہانے کیلئے تیار ہیں اور یہی حالت ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی ہے"

(اخبار زمیندار لاہور ۱۱، ۲۳ نومبر ۱۹۱۱ء)

پھر وفادار حکومت برطانیہ دیوبندی وندوی کیا لکھتے ہیں: اُس کا (ندوۃ العلماء کا) اصل مقصد روشن خیال علماء کا پیدا کرنا ہے اور اس قسم کے علماء کا ایک ضروری فرض یہ بھی ہے کہ گورنمنٹ کی برکات حکومت سے واقف ہوں اور ملک میں گورنمنٹ کی وفاداری کے خیالات پھیلائیں"

(الندوہ جولائی ۱۹۰۸ء جلد ۵)

پھر دیکھیں کیا لکھا ہے: ۲۸ نومبر ۱۹۰۸ء کو دارالعلوم ندوۃ العلماء کا سنگ بنیاد ہز آنر لیفٹنٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ سرجہاں سکاٹ ہیوس کے CSIE نے رکھا۔ (الندوہ دسمبر ۱۹۰۸ء ص ۴)

نیز لکھا ہے کہ" بہرحال یہ مشہور مذہبی درس گاہ ایک انگریز کی مرہون منت ہے"

(الندوہ دسمبر ۱۹۰۸ء ص ۴)

لکھا ہے تھانہ بھون میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اور پنجاب میں مولوی حسین علی اس برطانوی محکمہ کے سول ایجنٹ تھے یہاں تک کہ تھانوی صاحب کو انگریزی سرکار سے مال و دولت کے خاص ڈبل وظیفے مقرر کردیئے گئے تھے۔ (دیکھو مکالمۃ الصدرین، مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی صفحہ ۹) پھر تو دیوبندیوں کی پانچوں انگلیاں گھی میں ہوگئیں کہیں جمیعۃ علماء اسلام انگریز کی رقم سے پیدا ہوئی (مکالمہ ص ۷) اور کہیں تبلیغی جماعت اس بہادر کے سرمایت دور وجود میں آئی (مکالمہ ص ۸) اور کہیں اس کے اشارے سے کانگریس کا ظہور ہوا (مکالمہ صفحہ ۹) غرض کہ ان سیاسی چالوں کے نام پر زراندوزی کے تمام اسباب مکمل کرلئے گئے اور کون مسلمان نہیں جانتا کہ دیوبندی جس جماعت کے بھی قائد بنے ہمیشہ مسلمانوں کی تباہی کا ہی نظریہ ان کے سامنے تھا"

(دیوبندی مذہب مصنفہ مناظر اسلام حضرت مولانا غلام مہر صاحب ناشر مکتبہ جامع گنج بخش روڈ لاہور صفحہ ۷۸، ۷۹)

اسی طرح ایک جگہ لکھا ہے: دیکھئے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے آپ کے مسلم بزرگ پیشوا تھے۔ ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ ان کو چھ سو600 روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے۔ (مکالمۃ الصدرین شبیر احمد عثمانی صفحہ ۹)

جمیعۃ العلماء کے متعلق لکھا ہے: کلکتہ میں جمیعۃ العلماء اسلام حکومت کی مالی امداد اور اس کے ایماء سے قائم ہوئی ہے...... گفتگو کے بعد طے ہوا کہ گورنمنٹ ان (دیوبندیوں) کو کافی رقم اس مقصد کیلئے دے گی چنانچہ ایک بیش قرار رقم اس کیلئے منظور کرلی گئی اور اس کی ایک قسط مولانا آزاد سبحانی صاحب کے حوالے بھی کردی گئی اس روپیہ سے کلکتہ میں کام شروع کیا گیا" (مکالمۃ الصدرین شبیر احمد عثمانی ص ۷ بحوالہ درجہ بالا دیوبندی مذہب ۳۵۸)

پس یہ سب وہ دیوبندی مکروہ چہرے ہیں جنہیں دیکھ کر گھن ہونے لگتی ہے یہ انگریز کے ہی نہیں کانگریس کے بھی وفادار ہیں سونے پہ سوہاگہ دعویٰ یہ ہے کہ یہ مزاج شناس رسولؐ ہیں وارثانِ رسولؐ ہیں نائب رسول ہیں امیر شریعت بھی ہیں یہ اپنے زعم میں سب کچھ ہیں مسلمان نہیں ہیں۔ کیونکہ مسلمان ہونے کیلئے ضروری ہے کہ جھوٹ سے اجتناب کرے۔ دیوبندی مذہب میں جھوٹ کی اجازت ہے۔ مسلمان ہونے کیلئے ضروری ہے کہ وہ دوسرے فرقوں یا مذاہب کے بزرگوں کی عزت کریں۔ دیوبندی کہتے ہیں (نعوذ باللہ) رسول خدا صلعم ان کے ایک بزرگ، حاجی امداد اللہ کے گھر میں باورچی تھے (تذکرۃ الرشید ۴۶) مسلمان کے دل میں کسی کیلئے دشمنی یا نفرت نہیں ہوتی۔ دیوبندی اسلام کے تمام دیگر فرقوں کو کافر مرتد زندیق واجب القتل قرار دیتے ہیں۔ اسی لئے ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا۔

؎ وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ وہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

اسی طرح پاکستان کی" سابق وزیراعظم دختر مشرق بے نظیر بھٹو نے کہا تھا۔ مسز بھٹو نے میگزین کو بتایا کہ جب بنیاد پرست کچھ چیز چاہتے ہیں تو وہ قرآن کی اپنے مقصد کے مطابق تشریح کرلیتے ہیں چاہے معاملہ سؤر کے ممنوعہ گوشت کھانے کا ہو۔ ملاؤں نے یہ ساری ریاکاری کی ہے"

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۲۲ اگست ۱۹۹۳)

اب آیئے! وہ اشعار بھی ملاحظہ فرمالیں جو آپ کے شاعر اعظم قوم کے مفکر اسلام سر محمد اقبال صاحب نے ملکہ وکٹوریہ کی وفات پر ایک مرثیہ لکھ کر کہا تھا:

میت اٹھی ہے شاہ کی تعظیم کیلئے
اقبال اڑ کے خاک سر رہ گزار ہو
صورت وہی ہے نام میں رکھا ہوا ہے کیا
دیتے ہیں نام ماہ محرم کا ہم تجھے
کہتے ہیں آج عید ہوئی ہے ہوا کرے
اس عید سے تو موت ہی آئے خدا کرے
اے ہند تیرے سر سے اٹھا سایۂ خدا
ایک غم گسار تیرے مکینوں کی تھی گئی
ہلتا ہے جس سے عرش یہ رونا اُسی کا ہے
زینت تھی جس سے مجھ کو جنازہ اُسی کا ہے

(باقیات اقبال شائع کردہ آئینہ ادب انار کلی لاہور)

یہ علامہ اقبال ہیں جو انگریز ملکہ وکٹوریہ کو اپنے لئے خدا کا سایہ قرار دیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان لوگوں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں:

"بعض نادان مجھ پر اعتراض کرتے ہیں جیسا کہ صاحب المنار نے بھی کیا کہ یہ شخص انگریزوں کے ملک میں رہتا ہے اس لئے جہاد کی ممانعت کرتا ہے۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ اگر میں جھوٹ سے اس گورنمنٹ کو خوش کرنا چاہتا تو میں بار بار کیوں کہتا کہ عیسیٰ بن مریم صلیب سے نجات پاکر اپنی موت طبعی سے بمقام سری نگر کشمیر مرگیا اور نہ وہ خدا تھا نہ خدا کا بیٹا کیا انگریز مذہبی جوش والے میرے اس فقرہ سے مجھ سے بیزار نہیں ہوں گے۔ پس سنو اے نادانو میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کیلئے ہم پر تلواریں چلاتی ہے قرآن شریف کے رو سے جنگ مذہبی حرام ہے"

(کشتی نوح حاشیہ ص ۱۰۰)

جناب مولانا محمد اشرف علی صاحب رشادی خطیب وامام مسجد ماوتی بنگلور نے کہا:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا کو اسلام کی مکمل تعلیم دی جاچکی ہے اب نہ اس میں گھٹانے بڑھانے کی ضرورت اور نہ اس میں کسی قسم کا نقص کہ جس کی تکمیل کیلئے کسی نبی کی حاجت ہو جب آپ کی تعلیمات مٹی ہی نہیں تو پھر از سر نو ان تعلیمات کو پیش کرنے کیلئے کسی نبی کی کیا ضرورت، اسی بنا پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین کہا گیا اب دنیا کو کسی دوسرے نبی کی ضرورت نہیں۔

(روزنامہ سالار بنگلور ۰۸-۶-۸)

جواب: اگر مولانا اشرف علی صاحب کی بات کو چ مان لیا جائے تو کیا ان کے بزرگ جھوٹ کہہ رہے ہیں؟

مولانا نورالحسن خان صاحب فرماتے ہیں:۔

"اب اسلام کا صرف نام قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہیں علماء اس اُمت کے بدتر ان کے ہیں جو نیچے آسمان کے ہیں۔ انہیں سے فتنے نکلتے ہیں انہیں کے اندر پھر مڑ جاتے ہیں"

(اقتراب الساعۃ ص ۱۲)

مولوی ثناءاللہ خان امرتسری لکھتے ہیں:

"سچی بات یہ ہے نہ ہم میں سے قرآن مجید بالکل اُٹھ چکا ہے فرضی طور پر ہم قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں مگر واللہ! دل سے اُسے معمولی اور بہت معمولی اور بے کار کتاب جانتے ہیں"

(اخبار اہلحدیث ۱۴ جون ۱۹۱۲ء ص ۶)

مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں:

"ان میں سے کوئی نحوست (بہت سی نحوستیں پہلے بیان کرچکے ہیں) اور بلا کی ایسی نہیں ہے جو مسلمانوں پر نہ چھا چکی ہو۔ اور کوئی گمراہی نہیں جو اپنے کامل سے کامل اور شدید درجہ تک اس اُمت میں بھی نہ پھیل چکی ہو"۔

مولانا مزید لکھتے ہیں:۔

"اہل کتاب نے گمراہی کے جتنے قدم اٹھائے تھے گن گن کر مسلمانوں نے بھی وہ سب اٹھائے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا تھا۔

آگے فرماتے ہیں: ہماری جانیں اور ہماری روحیں اس صادق مصدوق پر قربان کہ واقعی اور سچ سچ مسلمان مشرکوں سے ملحق ہوگئے اور دین توحید کا دعویٰ کرنے والے نے بت پرستی کی ساری ادائیں اور چالیں اختیار کرلیں اور جن لات اور عزیٰ کی پوجا سے دُنیا کو نجات دلائی گئی تھی اسی کی پوجا پھر سے شروع ہوگئی" (تذکرہ ص ۲۷۸ مولفہ ابوالکلام آزاد ناشر

کتابی دنیا لاہور تاریخ تالیف اکتوبر ۱۹۱۲ء)

علامہ اقبال نے لکھا:

شور ہے ہوگئے دُنیا سے مسلمان نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود
(بانگ درا)

پس اگر اب نبی کی ضرورت نہیں ہے تو پھر کب ہوتی ہے کیا ابھی بھی تعلیمات پر عمل باقی ہے؟ اگر ابھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل باقی ہے تو یہ آپ لوگوں کے بزرگ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا یہ سب جھوٹ بول رہے ہیں۔ پھر تحفظ ختم نبوت کی کمیٹیاں کیوں بنائی گئی ہیں۔ شریعت پر امیر کیوں مقرر ہوئے ہیں۔ (امیر شریعت) شریعت پر امیر تو اللہ ہی ہے اگر واقعی آپ کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کی ضرورت نہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتظار کس لئے ہے؟ کیا حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے سے ختم نبوت کی مہر نہیں ٹوٹے گی؟

☆مولوی اشرف علی رشادی صاحب فرماتے ہیں:

"نوع انسانی کی زندگی کا آغاز جب ہو رہا تھا اس وقت ہر نبی سے یہ عہد لیا جارہا تھا کہ آج ہم تمہیں کتاب اور حکمت و دانش سے نواز رہے ہیں اگر کوئی دوسرا رسول تمہارے پاس اسی تعلیم کی تصدیق کرتا ہوا آئے جو پہلے سے تمہارے پاس ہے تو تم کو اس پر ایمان لانا ہوگا اور نہ صرف ایمان لانا ہوگا بلکہ انکی مدد بھی کرنی ہوگی یہ ارشاد فرما کر اللہ نے پوچھا کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو تو تمام نے کہا ہاں ہم اقرار کرتے ہیں"۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہر نبی سے یہ عہد لیا جاتا رہا اور ہر نبی اپنی امت کو بعد کے آنے والے نبی کی خبر دیتے رہے اور ان کی مدد کرنے کی ہدایت دیتے رہے لیکن کہیں کوئی اس بات کو ثابت نہیں کرسکتا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو کسی بعد کے آنے والے نبی کی خبر دی ہو اور اس پر ایمان لانے کی ہدایت فرمائی ہو"۔

(روزنامہ سالار بروز جمعہ ۲۰ جون ۲۰۰۸ء)

جواب: اشرف علی رشادی صاحب! ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے بعد کو آنے والے رسول پر ایمان لانے اور اس کی تائید و نصرت کرنے کا عہد لیا ہے۔ اس میں رسول سے مراد حضرت محمد مصطفی ﷺ ہیں۔

اس میثاق انبیاء گزشتہ میں آنحضرتؐ شامل نہیں تو کیا ایسا عہد حضور اکرمؐ سے بھی لیا گیا یا نہیں۔ اگر نہیں لیا گیا ہوتو نبوت کا امکان ہی کیا۔ یقیناً کہا جاسکتا تھا کہ آپؐ کے بعد کسی بھی طرح کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ پر ہم جب سورۃ احزاب کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں اس طرح کا میثاق ملتا ہے۔ جس میں سورہ آل عمران کے میثاق کی طرح تفصیل تو نہیں دی گئی اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور (یاد کرو) جبکہ ہم نے نبیوں سے ان پر عائد کردہ ایک خاص بات کا وعدہ لیا تھا اور تجھ سے بھی (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ لیا تھا) اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے بھی اور ہم نے ان سب سے ایک پختہ عہد لیا تھا اور یہ میثاق یہی تھا کہ تمام انبیاء اپنی اپنی قوموں کو پابند کرجائیں کہ ہمارے بعد جو بھی نبی یا رسول آئے اُس پر ایمان لائیں اور اس کی تائید و نصرت کریں۔

چنانچہ سابق حکمران سعودی عربیہ شاہ فہد کی جانب سے مدینہ منورہ سے اردو ترجمہ قرآن مجید شائع ہوا ہے اس کے مترجم ایک دیوبندی عالم شیخ الہند مولانا محمد الحسن صاحب ہیں جس پر تفسیر نوٹ ایک دوسرے دیوبندی عالم مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نے دیئے ہیں۔ مولانا شبر احمد صاحب عثمانی سورۃ احزاب کی مذکورہ آیت پر فائدہ نمبر ا کے تحت لکھتے ہیں:۔

"یعنی یہ قول و قرار کہ ایک دوسرے کی تائید و تصدیق کرے گا اور دین کے قائم کرنے اور حق تعالیٰ کا پیغام پہنچانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھے گا۔ آل عمران میں اس میثاق کا ذکر ہو چکا ہے"۔

(ترجمہ القران مطبوعہ شاہ فہد قرآن شریف پرنٹنگ کمپلکس مدینہ منورہ ۱۹۹۳ صفحہ ۵۵۷)

ایک اور دیوبندی عالم مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔

"آیت مذکورہ میں جو انبیاء علیہم السلام سے عہد و اقرار لینے کا ذکر ہے وہ اس اقرار عام کے علاوہ ہے جو ساری مخلوق سے لیا گیا۔ جیسا کہ مشکوٰۃ میں بروایت امام احمد مرفوعاً آیا ہے کہ یہ عہد یعنی انبیاء سے خصوصی طور پر رسالت اور نبوت کا عہد لیا گیا ہے اور وہ سارے انبیاء علیہم السلام سے نبوت و رسالت کے فرائض ادا کرنے اور باہم ایک دوسرے کی تصدیق اور مدد کرنے کا عہد تھا جیسا کہ ابن جریر و ابن ابی حاتم وغیرہ نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے۔

(تفسیر معارف القرآن جلد ہفتم ص ۹۰ زیر عنوان میثاق ادارۃ المعارف کراچی)

ان ہر دو آیات کو ملانے سے جو نتیجہ سامنے آیا ہے وہ یہ ہے۔ (۱) سورہ احزاب کی آیت میں مذکورہ لفظ "منک" کے مطابق حضرت محمد مصطفیٰ صلعم سے بھی یہ عہد لیا گیا ہے کہ آپؐ کے بعد جو نبی آئے اس پر ایمان لائیں اور اُس کی تائید و نصرت کریں اور یہ تائید و نصرت کس طرح ہوگی۔ اس طرح کہ اپنی امت کو نصیحت کرکے پابند کرجائیں کہ اُس آنے والے رسول پر ایمان لائیں اور اُس کی تصدیق کریں۔ اُس کی امداد و نصرت کریں یہی مفہوم شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی سورۃ آل عمران کی آیت کی تشریح میں فائدہ نمبر ۳ کے تحت بیان کرتے ہیں۔

"عالم لوگوں کا تو کیا ذکر ہے حق تعالیٰ نے خود پیغمبروں سے بھی یہ پختہ عہد لے چھوڑا ہے کہ جب تم میں سے کسی نبی کے بعد دوسرا نبی آئے (جو یقیناً پہلے انبیاء اور ان کی کتابوں کی اجمالاً یا تفصیلاً تصدیق کرتا ہوا آئے گا) تو ضروری ہے کہ پہلا نبی پچھلے نبی کی صداقت پر ایمان لائے اور اُس کی مدد کرے اگر اُس کا زمانہ پائے تو بذات خود بھی اور نہ پائے تو اپنی امت کو پوری طرح ہدایت و تائید کرجائے کہ بعد میں آنے والے پیغمبر پر ایمان لا کر اُس کی اعانت و نصرت کرنا کہ یہ وصیت کرجانا بھی اس کی مدد میں داخل ہے"۔

(ترجمہ القرآن مطبوعہ شاہ فہد قرآن شریف پرنٹنگ کمپلکس مدینہ منورہ ۱۹۹۳ء ص ۷۷۔۷۸)

پس معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد بھی نبوت کا امکان ہے اسی لئے مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب نے فرمایا تھا کہ "عوام کے خیال میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنے ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپؐ سب میں آخری نبی ہیں۔ اگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے ہاں اگر وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہوسکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی"۔ (تحذیر الناس صفحہ ۳)

☆مولانا محمد اشرف علی رشادی صاحب مزید فرماتے ہیں (آنحضرت صلعم نے) فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں مجھ پر نبوت ختم، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ حضرت عیسیٰ قرب قیامت تشریف لائیں گے پیغمبر کی حیثیت سے (سالار ۲۰ جون ۲۰۰۸)

جواب: ختم نبوت کے بارے میں اگر علماء کے فرسودہ عقیدے کو سامنے رکھا جائے تو اس حدیث کو دیکھتے ہوئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء خارج اسلام قرار پاتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"یعنی میں اللہ تعالیٰ کے یہاں اُس وقت سے خاتم النبیین ہوں جبکہ حضرت آدم ابھی مٹی اور پانی میں تھے"۔ (مسند احمد و کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۲)

(۱) جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ حضور صلعم کے بعد حضرت عیسیٰ جو اللہ کے نبی ہیں آنے والے ہیں۔ وہ حضور صلعم کی ختم نبوت کا قائل کیسے ہوسکتا ہے؟ (۲) اگر یہ کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ اپنی دوبارہ آمد پر نبی نہ ہوں گے تو کیا ایسا کہنے والا حضرت عیسیٰ کی نبوت کا منکر بن کر کفر کرنے والا نہ ہوگا؟

(۳) اگر حضرت عیسیٰ نبی رہ کر آنحضرت صلعم کے امتی ہوں گے تو معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلعم کا امتی رہ کر نبی بھی رہے تو ایسے امتی نبی کی آمد عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں۔ نیز کسی نبی کو اپنے خیال سے امتی بنا کر اس کی ہتک کرنے سے کیا بہتر نہیں کہ ہم یہ صحیح عقیدہ رکھیں کہ کسی امتی نے ہی قرآن اور حدیث کی روشنی میں حضور صلعم کے روحانی فیضان اور اتباع سے مقام نبوت پایا ہے آپ کا فیضان روحانی تاقیامت جاری وساری ہے۔

پس یہ وہ دعویٰ ہے جو باذن الٰہی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہوا ہے۔ آپ فرماتے ہیں جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے۔ حالانکہ [illegible] زندہ ہونے کے علامات آنحضرت ﷺ کے وجود میں پاتا ہوں۔ وہ خدا جس کو دنیا نہیں جانتی۔ ہم نے اُس خدا کو اُسی نبی کے ذریعہ سے دیکھ لیا اور وہ وحی الٰہی کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے ہمارے پر محض اس نبی کی برکت سے کھولا گیا اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف قصوں اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتی ہیں ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے وہ معجزات بھی دیکھ لئے اور ہم نے اُس نبی کا وہ مرتبہ پایا جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں مگر تعجب ہے کہ دنیا اس سے بے خبر ہے۔

(چشمہ مسیحی ص نمبر ۲۲)

مولانا مودودی صاحب مولوی ظفر علی خان کی ایک گونہ تائید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس کاروائی سے دو باتیں میرے سامنے بالکل عیاں ہوں گی۔ ایک یہ کہ احرار کے سامنے اصل سوال تحفظ ختم نبوت کا نہیں ہے بلکہ نام اور شہرت کا ہے اور یہ لوگ مسلمانوں کے جان و مال کو اپنی اغراض کیلئے جوئے داؤں پر لگا دینا چاہتے ہیں دوسرے یہ کہ رات کو بالاتفاق ایک قرار داد طے کرنے کے بعد چند آدمیوں نے الگ بیٹھ کر ساز باز کیا ہے اور ایک دوسرا ریزولیشن بطور خود لکھ لائے ہیں۔ میں نے محسوس کیا کہ جو کام اس نیت اور ان طریقوں سے کیا جائے اس میں کبھی خیر نہیں ہوسکتی۔ اور انہیں اغراض کیلئے خدا اور رسول کے نام سے کھیلنے والے جو مسلمانوں کے سروں کو شطرنج کے مہروں کی طرح استعمال کریں اللہ کی تائید سے کبھی سرفراز نہیں ہوسکتے"۔

(روزنامہ تسنیم لاہور ۲ جولائی ۱۹۵۵ء ص ۳ کالم نمبر ۴۔۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں چند نصائح درج کی جاتی ہیں۔ فرماتے ہیں:

"میں محض نصیحتًا للہ مخالف علماء اور اُن کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہوکر یا الگ الگ میرے پر بددعائیں کریں اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں۔ پھر اگر میں کاذب ہوں گا تو ضرور وہ دعائیں قبول ہو جائیں گی اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے بھی ہیں لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرت گریہ وزاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہوکر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جائے تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔

(ضمیمہ اربعین نمبر ۴ ص ۵-۶ طبع اول)

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی مختصر جھلکیاں

## بینن (Benin) میں مختلف سرکردہ سیاسی، مذہبی اور سماجی شخصیات سے حضور انور کی ملاقاتیں۔

رقیم پریس نائیجیریا کا معائنہ۔ ابادان میں ورود مسعود۔ مسجد بیت الرحیم کا افتتاح۔
ابادان سے الورین کا سفر۔ احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال کے روح پرور مناظر۔
شریعت کورٹ کے قاضی جسٹس عبدالقادر اور ڈپٹی گورنر کوارا اسٹیٹ کی حضور انور سے ملاقات۔ شریعت کورٹ کوارا اسٹیٹ کا وزٹ۔

**الورین سے بُصّہ کے لئے روانگی۔ امیر آف بورگو کی طرف سے روایتی انداز میں خوش آمدید اور حضور انور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب۔**

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

27/اپریل 2008 بروز اتوار:

صبح پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد طاہر'' اوجوکورو تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج پروگرام کے مطابق اوجوکورو (Ojokoro) سے ابادان (Ibadan) اور پھر وہاں سے الورین (Ilorin) کے لئے روانگی تھی۔

صبح دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور نے امیر صاحب نائجیریا کو ہدایت فرمائی کہ مسجد کے مینار وغیرہ کی تعمیر مکمل کریں۔ فرمایا ایک سال کے اندر اندر جو بھی کام باقی ہے اس کو مکمل کریں۔

**رقیم پریس نائیجیریا کا معائنہ:** اس کے بعد حضور انور نے رقیم پریس نائجیریا کا معائنہ فرمایا اور پریس کے مختلف شعبہ جات اور مشینیں دیکھیں۔ پریس سے شائع ہونے والا لٹریچر بھی دیکھا۔ آخر پر پریس کے سٹاف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

پریس کے وزٹ کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باہر تشریف لائے تو سفید اور سبز لباس میں ملبوس بچیاں کورس کی صورت میں خیر مقدمی گیت گا رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے ان بچیوں کے پاس کھڑے رہے اور ان کی نظمیں سنتے رہے۔

**ابادان میں ورود مسعود:** دس بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور پولیس کے Escort میں قافلہ اوجوکورو سے ابادان کے لئے روانہ ہوا۔ اوجوکورو سے ابادان (Ibadan) کا فاصلہ 150 کلومیٹر ہے۔ ابادان شہر برّ اعظم افریقہ میں آبادی کے لحاظ سے دوسرا بڑا شہر ہے اور بڑے وسیع رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔ ابادان شہر اور اس سے ملحقہ مضافات میں ہماری 48 جماعتیں اور 48 مساجد ہیں۔ ابادان شہر سے باہر مین ہائی وے پر احباب جماعت کی کثیر تعداد اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے موجود تھی۔ شہر کی مختلف جماعتوں کے لوگ صبح سے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ مرد وزن بچے بوڑھے ہر ایک کی نظریں اُس راہ پر لگی ہوئی تھیں جہاں سے حضور انور کی گاڑی کو Escort کرنے والی پولیس کی گاڑی کے سائرن کسی وقت بھی سنائی دے سکتے تھے۔

سوا ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی پر نظر پڑتے ہی احباب جماعت نے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ حضور انور کی کار اپنے ان عشاق کے قریب آ کر رکی تو یہ سارا علاقہ فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا۔ ایک ہجوم تھا جو مسلسل نعرے بلند کر رہا تھا۔ ہر طرف سے اھلاً وسہلاً و مرحبا کی آوازیں آ رہی تھیں۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو عشق و محبت اور اپنے پیارے آقا کے دیدار کو ترستے ہوئے ان دیوانوں سے رہا نہ گیا۔ نعرے تو پہلے سے ہی بلند ہو رہے تھے لیکن جو آنسو تھمے ہوئے تھے وہ بہہ نکلے اور ضبط کے پیمانے ٹوٹ گئے۔ حضور انور کچھ دیر اپنے ان جانثاروں کے درمیان کھڑے رہے اور پھر یہاں سے ہوٹل Premier کے لئے روانگی ہوئی۔ جماعت نے دوپہر کے کچھ دیر قیام کے لئے اسی ہوٹل میں انتظام کیا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے 1980ء کے دورہ نائجیریا کے دوران ابادان کے سفر میں اسی ہوٹل میں قیام فرمایا تھا۔

**مسجد بیت الرحیم کا افتتاح:** پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل Premier پہنچے اور یہاں 15 منٹ کے قیام کے بعد نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے ابادان (Ibadan) شہر کے علاقہ Apata کی طرف روانہ ہوئے۔ یہاں حال ہی میں جماعت کو بڑی خوبصورت دو منزلہ مسجد کی تعمیر کی توفیق ملی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کا نام ''مسجد بیت الرحیم'' رکھا۔ آج اس مسجد کے افتتاح کا پروگرام تھا۔ دوپہر اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت الرحیم'' پہنچے جہاں ایک جم غفیر نے حضور انور کا استقبال کیا۔ اردگرد کی سڑکیں، راستے، مکانوں کی چھتیں احمدی احباب سے بھری ہوئی تھیں۔ اردگرد کے راستوں پر پارک کی ہوئی گاڑیوں کی چھتوں پر بھی احباب کھڑے تھے اور ہر طرف ایک شور برپا تھا۔ نعروں سے یہ سارا علاقہ گونج رہا تھا۔ مرد و خواتین، بچے بوڑھے ہر ایک اپنے پیارے آقا کے دیدار کا شرف پا رہا تھا۔ آنکھیں سیراب ہو رہی تھیں اور دل تسکین پا رہے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر سب کے نعروں کا جواب دیا۔

بعد ازاں پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا اور امیر صاحب نائجیریا نے اپنا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد کی بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب مسجد سے باہر تشریف لائے تو ناصرات کا ایک گروپ کورس کی شکل میں استقبالیہ نغمات پڑھ رہا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان بچیوں کے پاس تشریف لے گئے اور ان کی نظمیں سنتے رہے۔ حضور انور نے ان سب بچیوں کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے۔ بعد ازاں یہاں سے واپس ہوٹل Premier کے لئے روانگی ہوئی جہاں دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

**ابادان سے الورین کا سفر:** پونے پانچ بجے ہوٹل Premier سے ILorin کے لئے روانگی ہوئی۔ ابادان (Ibadan) سے ILorin کا فاصلہ 170 کلومیٹر ہے۔ ابادان شہر کے اندر جگہ جگہ سڑک کے دونوں اطراف جماعتیں اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے کھڑی تھیں۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے عشاق کے قریب پہنچتے تو گاڑی بہت آہستہ ہو جاتی۔ حضور انور ہاتھ ہلا کر ان کے نعروں کا جواب دیتے۔ ہر طرف سے اھلاً وسہلاً و مرحبا یا امیر المومنین کی صدائیں بلند ہوتیں۔ بچیاں اور بچے بھی خوبصورت لباس پہنے ہوئے اپنے آقا کی آمد پر اپنی لوکل زبان میں استقبالیہ گیت گاتے۔ سڑک پر رواں دواں مسافر اور اردگرد دکانوں، بازاروں اور آباد علاقوں کے مکین حیرت زدہ ہو کر یہ نظارہ دیکھتے۔ ابادان (Ibadan) شہر کی سڑکوں اور چوراہوں پر انہوں نے پہلے کبھی یہ مناظر نہیں دیکھے تھے۔ ابادان شہر اور ملحقہ مضافات میں 48 جماعتیں ہیں۔ یہ شہر احمدیہ جماعتوں سے بھرا ہوا ہے۔ اس لئے اس شہر سے گزرنے والے ہر راستہ پر حضور انور کے فدائی اور جانثار اپنے آقا کے راہ تک رہے ہوتے۔ بعض جماعتیں تو دو دو تین گھنٹوں سے ان مبارک گھڑیوں کے انتظار میں کھڑی تھیں جب ان کے سامنے سے ان کے دل و جان سے پیارے آقا کا گزر ہونا تھا اور انہیں دیدار کے لمحات نصیب ہونے تھے۔ جب حضور انور کی گاڑی ان کے پاس سے انتہائی آہستہ ہو کر گزرتی تو یہ لوگ گاڑی کے اس قدر قریب ہوتے کہ حضور انور کی طرف کی Window کے شیشہ پر اپنے ہاتھ ملتے اور برکت کے حصول کے لئے اپنے چہروں پر پھیرتے۔ گاڑی کے ساتھ ساتھ کافی دور تک دوڑتے اور اپنی پیاس بجھا کر خوشی و مسرّت سے اچھلتے کودتے واپس لوٹتے۔ یہ سلسلہ ابادان سے الورین کے سفر کے دوران جگہ جگہ جاری رہا۔ راستہ میں Oro, Offa, Oshobo, Monata, سرکٹ کی جماعتوں نے بھی ہائی وے پر کھڑے ہو کر اپنے آقا کو خوش آمدید کہا اور اپنی محبت اور فدائیت کا اظہار کیا۔

سورج غروب ہو چکا تھا لیکن سفر ابھی جاری تھا اور رات کی تاریکی میں بھی یہ عشاق نہ جانے کب سے اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے کھڑے تھے۔ راستہ تاریک تھا۔ ان کے چہروں پر پڑنے والی گاڑیوں کی روشنیاں ان کے وجود کا پتہ دیتی تھیں۔ اور ان روشنیوں میں حضور انور کو دیکھتے ہی ان کے چہرے خوشی سے چمک اٹھتے تھے۔ نعرے بلند کرتے اور ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہتے اور یہ لوگ اس اندھیری رات میں اپنے دلوں کو روشن کئے ہوئے اور محبت و وفا کی شمعیں جلائے ہوئے اپنے گھروں کو لوٹتے۔

انہی روح پرور مناظر کے ساتھ رات پونے نو بجے قافلہ Ilorin شہر پہنچا جہاں مقامی جماعت نے رات کے قیام کے لئے "Royalton Palace" ہوٹل میں انتظام کیا تھا۔ ہوٹل کے احاطہ میں موجود احباب جماعت الورین نے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ نعرے بلند کئے اور بچیوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ بچوں اور بچیوں کے گروپس کورس کی شکل میں اللہ کی حمد و ثنا پر مشتمل گیت پڑھ رہے تھے۔ حضور انور نے اپنے ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ہوٹل کے اندر

تشریف لے گئے۔

مسجد احمدیہ الورین اس ہوٹل سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ سوا نو(9) بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب Nigeria سے آئندہ پروگرام کے تعلق میں بعض امور دریافت فرمائے اور ہدایات دیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

ILorin کا شہر لیگوس سے 300 کلومیٹر شمال میں واقع ہے۔ اس شہر اور علاقے کی آبادی یوروبا قبیلے سے تعلق رکھتی ہے۔ لیکن یہاں کی امارت فولانی قبیلے سے تعلق رکھتی ہے اس لئے اس شہر کو نارتھ کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ الورین کو اسلامی شہر سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ یہاں سے اسلام جنوب لیگوس تک پھیلا ہوا ہے۔ یہاں فولانی ہاؤسا امارت کی وجہ سے لوگ اسلام سیکھنے آتے تھے۔ اور یہاں سے مدرسوں سے امام تیار کر کے پورے جنوب اور یوروبا قبیلے میں اسلامی تعلیم کے لئے بھیجے جاتے تھے اسی لئے ILorin کو ساؤتھ کا Sokoto کہا جاتا ہے۔

1970ء میں الورین شہر سے باہر چند لوگوں نے احمدیت قبول کی پھر ان کے ذریعہ اس شہر میں احمدیت داخل ہوئی۔ الورین کوارا اسٹیٹ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہاں کے لوگ بڑے سخت اور کٹر ہیں۔ کوارا اسٹیٹ میں چھ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ 1996ء میں جب جماعت نے ''ریڈیو کوارا'' پر جماعت کے پروگرام شروع کئے تو مذہبی لوگوں کی طرف سے شدید مخالفت ہوئی۔ اور وہ یہ معاملہ امیر آف الورین الحاجی ابراہیم ذولو گمباری کے پاس بطور شکایت لے کر گئے کہ جماعت کا پروگرام بند کیا جائے۔ اس پر امیر آف الورین نے کہا کہ احمدی لوگ کلمہ پڑھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں؟ سب نے کہا ایسا ہی ہے۔ اس پر امیر آف الورین نے کہا پھر وہ کیوں مسلمان نہیں اور کیوں ان کا پروگرام بند کیا جائے۔ آپ ثابت کریں کہ وہ غلط ہیں۔ امیر نے مزید کہا کہ الورین میں عیسائی اتنے مضبوط ہو رہے ہیں، چرچ بن رہے ہیں، سارے ریڈیو پروگرام انہوں نے خریدے ہوئے ہیں۔ آپ ان کا مقابلہ کیوں نہیں کرتے۔ ان کے متعلق پلان کیوں تیار نہیں کرتے؟ اس پر سب مخالف خاموش ہو گئے۔ الورین(ILorin) میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ترقی کر رہی ہے۔

## 28/اپریل 2008ء بروز سوموار :

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی قیامگاہ ہوٹل Royalton Palace سے احمدیہ مسجد الورین تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے الورین کے مبلغ سلسلہ سے احباب جماعت کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ یہ سب اس جماعت کے ممبر ہیں یا بیرونی جماعتوں سے آئے ہیں۔ مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ یہ اسی جماعت کے ممبر ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے دریافت فرمایا کہ یہ MTA دیکھتے ہیں۔ اس پر مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ سارے نہیں دیکھتے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایم ٹی اے دیکھنے والوں کی تعداد بڑھائیں۔ تعداد بڑھانا ضروری ہے۔ بعد ازاں حضور انور واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

### شریعت کورٹ کے قاضی جسٹس عبدالقادر کی حضور انور سے ملاقات

صبح دس بجے جسٹس عبدالقادر Grand Qazi- Sharia Court of Apeal, Kwara State حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کے لئے ہوٹل تشریف لائے۔ موصوف نے الورین آمد پر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ شریعت کورٹ کے تعلق میں دریافت کرنے پر موصوف نے بتایا کہ اس وقت چھ ججز کا پینل ہے۔ چار مزید شامل ہوں گے تو کل دس(10) ہو جائیں گے۔

موصوف نے کہا کہ جو کلمہ پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے۔ ہم اس کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: مجھے خوشی ہوئی ہے کہ آپ کا یہ عقیدہ ہے۔ آپ عدل و انصاف کی پوسٹ پر فائز ہیں۔ قرآنی احکامات اور شریعت اسلامیہ پر عمل کروانے والے ہیں۔ جج موصوف نے بتایا کہ مَیں نے جماعت کی کتب پڑھی ہوئی ہیں اور میری لائبریری کا حصہ ہیں اور مجھے مزید کتب کی بھی ضرورت ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان کی لائبریری کے لئے مزید جماعتی کتب مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی۔ موصوف نے مسلمانوں کی بُری حالت کا ذکر کیا کہ غریب ہیں، ان کے پاس گھر نہیں ہے، کھانے کو نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہاں پر بہت سے لوگ امیر ہیں اگر زکوٰۃ ادا کریں تو تمام غرباء کی ضرورتیں پوری ہو سکتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس مسلم سٹیٹ میں آپ شریعت لاء کے ذریعہ اس پر عمل کروا سکتے ہیں۔ قرآن کریم کی تفاسیر کے حوالے سے بات ہوئی تو موصوف نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی تفسیر القرآن سب سے اعلیٰ ہے اور مَیں نے پڑھی ہے۔ جج موصوف کی ملاقات کا پروگرام جاری تھا کہ اس دوران گورنر الورین سٹیٹ کے سپیشل ایڈوائزر حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کے لئے ہوٹل پہنچے۔ اور گورنر صاحب کی طرف سے حضور انور کو الورین(Ilorin) آنے پر خوش آمدید کہا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ جو مہمان نوازی کر رہے ہیں میری توقعات سے بہت زیادہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو ہر چیز مہیا کی ہے۔ آپ اس کا بہترین استعمال کریں اور خدا کا شکر کریں۔ اللہ آپ کی مدد کرے۔ آپ کے پاس ذہن بھی ہے اور ریسورسز (ذرائع) بھی ہیں۔ آپ کے پاس تیل بھی ہے۔ صرف اچھی پلاننگ اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ اچھی منصوبہ بندی سے آپ ایک دن دنیا کے نمایاں ممالک کی صف میں کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اللہ آپ کی مدد کرے۔

اس ملاقات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے جسٹس عبدالقادر صاحب کو صد سالہ خلافت جوبلی سوونیئر جو کرسٹل(Cristal) کی صورت میں تھا عطا فرمایا اور تحریک جدید ربوہ کی طرف سے شائع کردہ خلافت احمدیہ سو سالہ تاریخ پر مشتمل سوونیئر کی کاپی بھی عطا فرمائی۔ دیگر مہمانوں کو بھی اس سوونیئر کی ایک ایک کاپی عطا فرمائی۔

### ڈپٹی گورنر کوارا سٹیٹ(Kwara State) سے ملاقات:

پروگرام کے مطابق پونے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گورنر ہاؤس تشریف لے گئے جہاں ڈپٹی گورنر Hon Goel Ogun Beji نے اپنی کابینہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کا استقبال کیا اور Ilorin آنے پر خوش آمدید کہا۔ استقبالیہ تقریب کا آغاز گورنر ہاؤس کے کانفرنس ہال میں مبلغ سلسلہ عبدالغنی صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں ڈپٹی گورنر صاحب کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کروائی۔ اس کے بعد امیر صاحب نائیجیریا نے تعارف کروایا۔ اس تعارف کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختصر خطاب فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں سب سے پہلے ڈپٹی گورنر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہمیں وقت دیا اور اعزاز دیا۔ مجھے یہاں آنے سے قبل علم نہیں تھا کہ ڈپٹی گورنر اپنی پوری کابینہ کے ساتھ ہمیں اتنی بڑی Reception دیں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہم بنی نوع انسان کے لئے جو خدمت کر رہے ہیں خاص طور پر نائیجیریا میں بھی ہم ان کو جاری رکھیں گے۔ یہ کام لوکل اتھارٹیز کی مدد اور تعاون کے بغیر نہیں ہو سکتے۔ امید ہے آپ یہ تعاون جماعت کے ساتھ جاری رکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعد ڈپٹی گورنر نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ گورنر کوارا اسٹیٹ کی جانب سے مَیں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ گورنر صاحب نے خود آپ کا استقبال کرنا تھا لیکن وہ نائیجیریا کے تمام گورنرز کی میٹنگ کی وجہ سے الورین میں نہیں ہیں۔ مَیں آپ کو کوارا اسٹیٹ (Kwara Strate) کے دارالحکومت الورین (Ilorin) میں اپنی ساری کابینہ کے ساتھ خوش آمدید کہتا ہوں۔ احمدیہ جماعت کی خدمات ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ ہم بالآخر خدا کو ملنے والے ہیں اور جو کام کر رہے ہیں خدا تعالیٰ کے پاس اس کا اجر ہے۔ احمدیہ جماعت بنی نوع انسان کی خدمت میں لگی ہوئی ہے۔ ہم اس کے لئے آپ کے شکرگزار ہیں اور آپ کو یہاں دیکھ کر ہمیں بہت خوشی ہے۔ گورنر نے کہا کہ اگر ممکن ہو تو جماعت احمدیہ الورین میں بھی اپنا ہسپتال بنائے جو انسانوں کی خدمت میں ممد ہوگا۔ اسی طرح شریعت کورٹ کی لائبریری میں کتب کی ضرورت ہے۔ جو بھی آپ مدد کریں ہم اس کو قبول کریں گے۔ ہم ایک بار پھر حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنی حفاظت میں رکھے (آمین) ڈپٹی گورنر نے اس ایڈریس کے بعد حضور انور کی خدمت میں تحفہ پیش کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے ڈپٹی گورنر کو شیلڈ عطا فرمائی۔ اس تقریب کے آخر پر گورنر کے سیکرٹری اور الورین کے امام نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور شریعت کورٹ کے چیف جج اور بعض دیگر شخصیات نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔ پریس اور میڈیا نے اس ساری تقریب کو کوریج دی۔

### شریعت کورٹ کوارا سٹیٹ(Kwara State) کا وزٹ:

بعد ازاں حضور انور شریعت کورٹ کے چیف جسٹس عبدالقادر صاحب کی درخواست پر ان کے ادارہ "الحکمۃ الشریعۃ الاستینافیہ ولایۃ کوارا" تشریف لے گئے۔ جہاں حضور انور نے ان کی لائبریری کا معائنہ فرمایا اور ان کی عمارت کے بھی کچھ حصے دیکھے۔ ایک بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

### الورین سے نیوبُصّہ(New Bussa) کے لئے روانگی

پروگرام کے مطابق آج بعد از دوپہر الورین سے نیوبُصّہ (New Bussa) کے لئے روانگی تھی۔ پونے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد احمدیہ الورین تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد نیوبُصّہ کے سفر پر روانہ ہونے سے قبل حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور تین بج کر دس منٹ پر الورین سے نیوبُصّہ کے لئے روانگی ہوئی۔ الورین سے نیوبُصّہ کا فاصلہ 225 کلومیٹر ہے۔ پولیس کی گاڑی نے قافلہ کو Escort کیا۔ نیوبُصّہ میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امیر آف بورگو Kitoro III Dr. Haliru Dantoro Con (Borgo) کے مہمان تھے۔

### امیر آف بورگو کی طرف سے Kingdom میں خوش آمدید:

امیر آف بورگو کی Kingdom کے 30 سے زائد چیفس اور سرکردہ شخصیات نے نیوبُصّہ شہر سے 17 کلومیٹر باہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے نیچے اتر آئے اور ان سبھی چیفس اور نمائندگان کو شرف مصافحہ بخشا۔ مبلغ سلسلہ بُصّہ اشتیاق الرحمٰن صاحب نے بھی اسی مقام پر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں چیفس اپنے روایتی اعزاز اور تکریم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو نیوبُصّہ میں امیر


**2 Bed Rooms Flat**

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor 936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : Deco Builders

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

آف بورگو(Borgo) کے محل تک لے کر گئے۔محل سے باہر امیر آف بورگو اپنے رفقاء کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے نیچے اترے امیر آف بورگو نے آگے بڑھ کر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔اور حضور انور کو اپنے محل کے اندر لے گئے اور ایک استقبالیہ پروگرام کا انعقاد ہوا۔امیر آف بورگو نے کہا کہ مَیں خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں۔آج ہم بہت خوش ہیں۔خلیفۃ المسیح سے برکت حاصل کر رہے ہیں۔آج کا دن ہماری Kingdom میں ایک تاریخی دن ہے۔نائیجر (Niger) سٹیٹ اور پھر تمام نائیجیریا کے لئے بہت بڑی برکت کا دن ہے۔ہم آپ کو ایک بار پھر خوش آمدید کہتے ہیں۔اور ہم دعا کرتے ہیں کہ حضور کا ہماری Kingdom میں قیام ہمارے لئے بہت بابرکت ہو۔

امیر آف بورگو کے اس ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں امیر آف بورگو کا بہت مشکور ہوں۔ یہاں آنے سے قبل اس بات کا علم نہیں تھا کہ اس قدر اعزاز اور تکریم کے ساتھ یہاں خوش آمدید کہیں گے اور محل میں یہ تقریب ہوگی۔مَیں یہاں آکر بہت حیران ہوا ہوں۔امیر آف بورگو ہمارے دوست ہیں۔لندن میں ہمارے مہمان رہے ہیں۔ ہماری دوستی بہت مضبوط ہے اور ہمارا یہ تعلق مزید بڑھے گا۔مَیں ان کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اس مختصر استقبالیہ پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محل سے باہر تشریف لائے تو آگے محل کے صحن میں بچیاں استقبالیہ گیت گا رہی تھیں۔حضور انور کچھ دیر کے لئے ان کے پاس کھڑے رہے اور ان سب کو قلم عطا فرمائے۔ پھر ایک طرف کچھ فاصلہ پر بڑی عمر کی بچیاں استقبالیہ نغمے الاپ رہی تھیں۔ حضور انور از راہ شفقت ان کے پاس بھی تشریف لے گئے اور کچھ دیر ان کے پاس کھڑے رہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قافلہ کے قیام کے لئے امیر آف بورگو نے اپنے Royal Villa میں انتظام کیا تھا۔موصوف خود حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو حضور انور کی جائے رہائش تک چھوڑنے آئے اور اجازت لے کر واپس چلے گئے۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ نیو بُصّہ تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ مسجد احمدیہ نیو بُصّہ امیر آف بورگو کے اس علاقہ سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے احباب جماعت کے بارہ میں دریافت فرمایا۔اس موقع پر مسجد میں موجود بھی احباب نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔مسجد کے باہر بچے اور بچیاں خیر مقدمی نظمیں پڑھ رہے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے ان کے پاس کھڑے رہے اور ان کی نظمیں سنتے رہے۔حضور انور نے از راہ شفقت ان تمام بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔

بعد ازاں 9 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی جائے رہائش پر تشریف لے آئے۔رات ساڑھے دس بجے امیر آف بورگو اپنی فیملی کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے حضور انور کی رہائشگاہ پر تشریف لائے۔امیر آف بورگو مع اپنے بیٹوں کے حضور انور کے لاؤنج میں بیٹھے اور ان کی اہلیہ اور بیٹیاں گھر کے اندرونی حصہ میں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے پاس بیٹھی رہیں اور ایک گھنٹہ سے زائد وقت انہوں نے گزارا۔

امیر آف بورگو سینیٹر الحاج ڈاکٹر Haliru Dantoro صاحب 2004ء میں امیر آف بورگو مقرر ہوئے۔ یہ دو دفعہ لندن میں جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہو چکے ہیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ان سے پہلے ان کے بڑے بھائی الحاج موسیٰ محمد امیر آف بورگو تھے۔2000ء میں ان کی وفات ہوئی۔مرحوم الحاج موسیٰ محمد صاحب نے بھی لندن میں اپنے قیام کے دوران دو مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا تھا۔موجودہ امیر آف بورگو Dr.Haliru Dantoro صاحب نے گزشتہ سال لندن میں دوران ملاقات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے ہاں بورگو(Borgo) آنے کی دعوت دی تھی۔امسال جب امیر آف بورگو کو علم ہوا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نائیجیریا تشریف لا رہے ہیں تو موصوف نے حضور انور کی خدمت میں باقاعدہ تحریری دعوت نامہ بھجوایا جسے از راہ شفقت حضور انور نے قبول فرمایا۔اور حضور انور اپنے نائیجیریا کے سفر کے دوران ایک لمبا سفر طے کر کے نیو بُصّہ تشریف لے گئے۔

اس شہر کو نیو بُصّہ (New Bussa) اس لئے کہا جاتا ہے کہ جہاں اصل شہر تھا وہاں حکومت نے ایک بہت بڑا ڈیم بنایا ہے جس کو Kanji Dam کہا جاتا ہے۔یہاں بجلی پیدا کر کے پورے ملک اور پڑوسی ممالک کو مہیا کی جاتی ہے۔اس ڈیم کی تعمیر کی وجہ سے وہاں کے باشندوں کو 14 کلومیٹر دور نئے گھر بنا کر دئے گئے۔اس جگہ کو نیو بُصّہ (New Bussa) کہا جاتا ہے۔

اس علاقہ میں احمدیت کی تبلیغ 1993ء میں شروع ہوئی۔ اب یہاں ہماری گیارہ جماعتیں قائم ہیں۔ جماعت کا ہسپتال بھی اس علاقہ میں قائم ہے جہاں ڈاکٹر محبوب احمد صاحب خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔اس علاقہ میں جماعت کے قیام میں امیر آف بورگو اور ان کے بڑے بھائی مرحوم الحاجی موسیٰ محمد صاحب نے اہم کردار ادا کیا ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔آمین

...... (باقی آئندہ شمارہ میں) ...... ☆☆☆☆

”اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں“

## مسجد اقصیٰ قادیان کی توسیع کیلئے سنگ بنیاد

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ان دنوں قادیان میں مسجد اقصیٰ کی توسیع کا کام جاری ہے اس توسیع کا سنگ بنیاد مورخہ ۷ جون ۲۰۰۸ء کو محترم فاتح احمد ڈاہری صاحب انچارج انڈیا ڈیسک لندن نے اپنے دورہ قادیان کے دوران رکھا اس موقعہ پر محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان، محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اور صدر انجمن احمدیہ کے مختلف شعبوں کے ناظر صاحبان، نائب ناظر صاحبان، وکلاء تحریک جدید، ناظمین وقف جدید اور ذیلی تنظیموں کے صدر صاحبان اور موقعہ پر موجود درویشان قادیان اور لندن و ربوہ سے آنے والے انجینئر صاحبان نے بنیاد میں اینٹیں رکھیں۔ جس کے بعد محترم فاتح احمد صاحب ڈاہری انچارج انڈیا ڈیسک نے دعا کرائی۔ یہ کام مکرم اطہر الحق صاحب ایڈیشنل ناظر تعمیرات قادیان کی زیر نگرانی ہو رہا ہے۔ جس میں لندن اور ربوہ سے آنے والے انجینئر صاحبان بھی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

موجودہ توسیع اس مقام پر ہو رہی ہے جہاں پر پہلے صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دفاتر اور نمائش ہال تھا۔دفاتر اور نمائش ہال کی عمارتوں کو گرا کر مسجد کی توسیع ہو رہی ہے۔ یاد رہے کہ مسجد اقصیٰ کی تعمیر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل تخمیناً سن 1875ء کے آخری دنوں میں شروع ہوئی اور جون 1876ء میں پایہ تکمیل تک پہنچی۔13 مارچ 1903ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مسجد کے مشرقی جانب صحن میں منارہ کا سنگ بنیاد رکھا جو دسمبر 1915 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں مکمل ہوا۔اس مسجد کی پہلی توسیع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں 1900 میں ہوئی جبکہ اس کی توسیع ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں 1910 میں ہوئی جبکہ اس کی تیسری توسیع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں 1938ء میں ہوئی اور اب یہ چوتھی توسیع حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے زمانہ میں ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس توسیع کو عالم اسلام و احمدیت کیلئے بہت بہت مبارک فرمائے اس توسیع کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام وَسِّعْ مَکَانَکَ ایک بار پھر ایک نئی شان سے پورا ہو رہا ہے۔(ادارہ)

## انعامی گولڈ میڈل

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تعلیمی سال ۰۸-۲۰۰۷ء کے نتائج آ چکے ہیں۔اگر کسی احمدی طالب علم/طالبہ جس نے یونیورسٹی کے کسی کورس میں اوّل-دوم-سوم پوزیشن حاصل کی ہو یا صوبہ کے تعلیمی بورڈ کے امتحان دسویں یا 2+ کلاس میں صوبہ میں ایسی پوزیشن حاصل کی ہو تو ایسے طلباء نظارت کو اپنے تعلیمی کوائف کی جلد اطلاع دیں تا کہ ان کے اسماء کو جلسہ سالانہ سال ۲۰۰۸ء کے موقعہ پر تقسیم میڈل کی فہرست میں شامل کر لیا جائے۔

تعلیمی کوائف ۱۰/ستمبر ۲۰۰۸ء تک نظارت میں پہنچ جانے چاہئیں۔تاخیر سے آنے والی درخواستوں پر اس سال غور نہ ہو سکے گا۔

تمام سیکرٹریان تعلیم ہندوستان سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اپنی اپنی جماعتوں میں جائزہ لیکر اس زمرہ میں پاس ہونے والے طلباء کے کوائف نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ارشاد نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Omaments
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

## خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تحت

## بھارت کی جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے زیر اہتمام عظیم الشان تقاریب وجلسوں کا انعقاد

**ظہیر آباد:** جماعت احمدیہ ظہیر آباد میں مورخہ ۲۷ مئی کو جلسہ یوم خلافت نہایت ہی شان کے ساتھ منایا گیا۔ مرکز سے طے شدہ پروگرام کے مطابق جماعتی گھروں کو چراغوں سے روشن کیا گیا۔ غرباء میں چاول تقسیم کئے گئے۔ ۲۷ مئی کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی جس میں جماعت کے سبھی لوگ شامل ہوئے۔ اس کے بعد فجر کی نماز بھی باجماعت ادا کی گئی بعد نماز مقامی مبلغ صاحب نے خلافت سے وابستگی کے عنوان پر درس دیا۔ اس کے بعد اجتماعی دُعا ہوئی۔ بعدہٗ تمام احباب ومستورات نے اجتماعی رنگ میں تلاوت قرآن مجید کی۔

بعد ناشتہ کے صدقہ کا گوشت غریبوں میں بانٹ دیا گیا۔ لجنہ کی طرف سے معزز شخصیات کو تحائف دیئے گئے۔ اس پر معزز حضرات نے شکریہ ادا کیا اور جماعت کی خدمت کو خوب سراہا اور خلافت کے سو سال پورے ہونے پر تمام عالمگیر جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کی۔ بعد نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا اس موقع پر مقامی مبلغ صاحب نے اسلامی خلافت کا نظام اس کی حقیقت اور ضرورت کے موضوع پر تقریر کی۔ جلسہ کے اختتام پر اجتماعی دعا ہوئی۔ بعد دُعا کے تمام احباب ومستورات کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ (صفیہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ ظہیر آباد)

**حیدر آباد (لجنہ):** لجنہ اماء اللہ کے تحت مورخہ ۲۵ مئی ۲۰۰۸ء بروز ہفتہ کو ٹھیک نو بجے صبح انفرادی طور پر خدام اور انصار کے علاوہ لجنہ کا ایک وفد دواخانہ عثمانیہ پہنچا۔ ستر ممبرات لجنہ نے بُرقعہ کے اوپر سفید اسکارف جس پر جماعت احمدیہ کا لوگو اور موٹو پرنٹ بنا تھا پہنا ہوا تھا۔ دواخانہ میں ہی امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی اور پھر وہاں سے صفائی کا کام شروع کروایا گیا۔ اس کام میں مرد بھی شامل تھے۔ اس وقار عمل میں انصار، خدام اور لجنہ ملا کر کُل پانچ سو کی تعداد میں تھے۔ چونکہ یہ شہر حیدر آباد کا ایک بہت بڑا اور بہت پرانا اور بہت مشہور دواخانہ ہے جو قریباً پانچ چھ ایکڑ پر پھیلا ہوا ہے۔ وقار عمل کے ذریعہ تیرہ لاری بھر کے کوڑا نکالا گیا۔ وہاں کے انچارج سپرنٹنڈنٹ اور دیگر بڑے بڑے ڈاکٹروں اور نرسوں نے ہمارے کام کو سراہا اور تعریف کی۔ کئی لوگ تو ہم سے یہ سوال کرتے تھے کہ آپ لوگ یہ جو کر رہے ہیں اُس کے بدلے میں آپ کو کیا مل رہا ہے اور کیا ملے گا۔ پھر ہماری صدر صاحبہ اور دیگر ممبرات نے انہیں جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ہماری جماعت کبھی بھی کسی نیکی کے بدلہ میں کچھ بھی نہیں چاہتی صرف خلیفہ وقت کے حکم کی تعمیل اور خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر ہم یہ خدمت خلق کر رہے ہیں۔ پھر کئی لوگوں کو کچھ لٹریچر تقسیم کیا اور ستر عدد پودے لگائے گئے۔ جماعت احمدیہ سوسالہ centenary کے بڑے بڑے بینرز وہاں پر لگائے گئے۔ پھر یہ کام بارہ بجے کے قریب اختتام کو پہنچا۔ اس کے بعد اجتماعی دُعا ہوئی اور ساری ممبرات اپنے اپنے گھروں کو واپس ہو گئیں۔ مورخہ ۲۶ مئی ۲۰۰۸ء بروز اتوار کو صبح ٹھیک دس بجے صدر صاحبہ کی ہدایت کے مطابق ہماری ۷۶ ممبرات وکٹوریہ میٹرنٹی اسپتال جو زچگی خانہ کے نام سے موسوم ہے پہنچ گئی تھیں۔ الحمد للہ کہ ہم اپنی صدر صاحبہ کے ساتھ ساتھ وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھ رہی تھیں۔ یہ بھی ایک بہت بڑا اسپتال ہے۔ جہاں بڑے بڑے درختوں کے درمیان صاف ستھرا دواخانہ بنا ہوا ہے۔ پوری لجنہ الحمد للہ باپردہ اور اسکارف اپنے کندھوں پر لگائے ہوئے تھیں۔ امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی۔

بعدہٗ ۵۵۰ مریضان میں بلا لحاظ مذہب وملت غریب وامیر پھل کے پیکٹ تقسیم کئے گئے۔ ساتھ میں اردو انگریزی اور تیلگو زبان میں شائع کردہ لٹریچر تقسیم کرتے رہے۔ وہاں کی لیڈی ڈاکٹرز اور دیگر اسٹاف ممبرز ان خدمات کو لے کر بہت ہی خوش ہو رہی تھیں۔ وہاں پر لوگوں میں ۷۵ عدد پیغام صد سالہ جوبلی خلافت ۱۹۰۸ء تا ۲۰۰۸ء سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس تقسیم کیا گیا اور خلافت احمدیہ اور بین الاقوامی امن کے عنوان پر تینوں زبانوں میں شائع کردہ ۱۵۰ لٹریچر تقسیم کئے گئے۔ قریباً بارہ بجے ہم اپنے گھروں کے لئے رخصت ہوئے اور پانچ خدام نے خون کا عطیہ دیا۔ یہ تمام کام خدام کے تعاون سے ممکن ہوا۔

صبح تہجد، فجر اور اجتماعی دُعا سے لیکر دیگر جلسے کے پروگرامز تک لجنہ کی تقریباً چار سو سے زائد ممبرات اپنے گھروں سے قریب قریب کی مساجد میں اِن اجتماعی عبادات کے لئے شامل رہیں۔ ٹھیک ۱۰ بجے صبح مسجد الحمد سعید آباد میں پرچم کشائی ہوئی پھر دُعا کے ساتھ جلسہ شروع ہوا۔ پھر بعد جلسہ کے پروگرامز کے نماز ظہر، عصر جمع کی گئی اُس کے بعد تمام شاملین جلسہ کے لئے طعام کا انتظام تھا اس کام میں ممبرات نے اپنی ڈیوٹی کو بخوبی نبھایا۔ خطاب کے بیچ کے وقفہ میں صدر صاحبہ حیدر آباد کی دیرینہ خواہش اور کوشش پر وہیں پر ایک ''نور سوئنگ سینٹر'' کے نام سے ایک کٹنگ، سلائی اور ایمبرائڈری سکھانے کا انتظام کیا گیا ہے جس میں جماعت کی دو ماہر ٹیچرز کو رکھا گیا جو ہماری جماعت کی بچیوں کو یہ کام سکھائیں گی۔ انشاء اللہ۔ اِس سینٹر کا افتتاح صوبائی صدر محترمہ محمودہ رشید صاحبہ سے کروا کر دُعا کروائی گئی۔

خلافت صد سالہ جوبلی میں کی جانے والی مساعی کے لئے جو اخراجات پیش آنے والے تھے اس کے لئے امیر صاحب نے لجنہ حیدر آباد سے بھی پچاس ہزار روپے جمع کرنے کی تحریک کی تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بروقت جمع کروانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اسی طرح ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء کو جانور صدقہ دینے کے لئے لجنہ حیدر آباد کی طرف سے پانچ عدد جانور ذبح کروائے گئے۔ الحمد للہ۔ اور اسی دن یعنی ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء کو ہی گوشت کے ساتھ ساتھ پانچ پانچ کلو چاول اور ہماری مسجد کے ایک نگران بشیر صاحب اور مؤذن اعمال الدین صاحب کو بیس کلو چاول دیئے گئے۔ کل ۱۲۰۰ کلو چاول غرباء میں تقسیم کیا گیا اور اس کار خیر میں ۱۸ لجنات نے تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس کے علاوہ حضور انور کے ارشاد کے مطابق صدر صاحبہ حیدر آباد نے اجلاس میں آنے والی غیر از جماعت اور غیر مسلم عورتوں میں بھی جماعتی کتب کے تحفے پیش کئے۔ چند ممبرات نے بچوں میں شیرینی تقسیم کی۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری لجنہ اور جماعت کے سب لوگوں کی خدمات کو قبول فرمائے۔ (بشریٰ مبارکہ جنرل سیکرٹری لجنہ حیدر آباد)

**چنتہ کنٹہ:** مورخہ ۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب وعشاء بروز منگل زیر صدارت محترم صوبائی امیر صاحب آندھرا بمقام مسجد فضل عمر جلسہ یوم خلافت صد سالہ جوبلی نہایت ہی شان وشوکت کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ معزز مہمانان کے علاوہ اس جلسہ میں شرکت کرنے والے احباب ومستورات کی تعداد تقریباً ۵۰۰ تھی۔ تلاوت و نظم کے بعد پیغام حضور انور محترم محمود احمد صاحب بابو قائمقام امیر جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ نے اور پہلی تقریر تلگو زبان میں محترم مولوی حافظ سید رسول نیاز صاحب نے کی۔ محترم سیٹھ ضیاء الدین صاحب چنتہ کنٹہ کی تقریر کے بعد مکرم ومحترم جناب صوبائی امیر صاحب آندھرا نے احباب ومستورات سے خطاب کیا اور مہمانان اور احباب کرام کا شکریہ کیا۔ اجتماعی دُعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے لگا بعد ہی تمام احباب ومستورات کو کھانا کھلایا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین

مسجد کی لائٹنگ وشن میں چراغاں اور تمام احباب کے گھروں میں انفرادی طور پر چراغاں کیا گیا۔ پروگرام کے تحت لجنہ اماء اللہ نے میڈیکل کیمپ ٹھیک ۱۱ بجے مورخہ ۲۶ مئی لگایا جس میں ڈاکٹر فرحان احمد صاحب M.B.B.S نے مریضوں کا چیک اَپ کر کے دوائیاں تقسیم کی اُس کے بعد ناصرات احمدیہ کے سپورٹس کے پروگرام رکھے گئے۔ پروگرام کے تحت نماز ظہر وعصر جمع کی گئی جس میں مستورات نے بھی زنانہ مسجد میں نماز باجماعت ادا کی نماز کے معاً بعد جماعت کی طرف سے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ غیر از جماعت کو بھی بلایا گیا۔ اسی طرح رات کے کھانے کا بھی انتظام کیا گیا۔ جس میں غیر احمدی احباب وغیر مسلموں کو بھی شامل کیا گیا۔ لوائے احمدیت قومی ترنگہ کی حفاظت کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے چار چار خدام کی ڈیوٹی کا انتظام کیا گیا۔ پروگرام کے تحت ٹھیک آٹھ بجے بکروں کی قربانی دی گئی جس میں گاؤں کے غریب ومستحقین میں صدقہ کا گوشت تقسیم کیا گیا۔ محترم صوبائی امیر صاحب آندھرا کی نگرانی میں یہ سلسلہ ٹھیک ۱۲ بجے تک چلتا رہا۔ (نور الدین احمد ناصر امروہی معلم سلسلہ چنتہ کنٹہ)

چنتہ کنٹہ (لجنہ): ۲۶ مئی بوقت ۱۱ بجے ایک میڈیکل کیمپ غیر مسلم ڈاکٹر وینکٹیشور ریڈی کے مکان کے احاطہ میں لگایا گیا۔ اس کیمپ کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم پڑھ کر ممبرات نے سنائی۔ پردہ کی رعایت سے مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ دُعا کروائی اس کے بعد کیمپ کی کاروائی کا آغاز ہوا۔ جس کا ذکر مندرجہ بالا رپورٹ میں ہو چکا ہے۔ کم وبیش ۲۰۰ احمدی غیر احمدی اور غیر مسلم مستورات نے استفادہ کیا۔ اسی روز عمر رسیدہ خواتین کے گھر جا کر معائنہ کیا گیا اور دوائیاں دی گئیں۔ میڈیکل کیمپ کے بعد لجنہ و ناصرات کے علمی وکھیلوں کے مقابلہ جات رکھے گئے۔ اس پروگرام میں تقریباً سبھی ممبرات نے حصہ لیا۔ تمام پروگراموں میں اوّل، دوئم اور سوئم آنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ بعدہٗ سب میں چائے تقسیم کی گئی۔ (یاسمین لئیق جنرل سیکرٹری)

**چندہ پور:** اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ چنداپور ضلع نظام آباد صوبہ آندھرا پردیش میں صد سالہ خلافت جوبلی کا جشن تشکر نہایت ہی شان سے منعقد کیا گیا۔ جلسہ کے پروگرام کے مطابق پہلے سے غیر احمدی احباب کو جلسہ میں شرکت کی دعوت کے ساتھ ساتھ ان کے لئے تحفے تیار کئے گئے۔ معزز مہمانوں میں سے تاڑوائی منڈل کے SI صاحب، ZPTC رمنا ریڈی صاحب اور چنداپور کے سرپنچ دُرگا گوڑ صاحب کو جلسہ کے لئے دعوت دی گئی تھی۔ جلسہ کے لئے مسجد کے اطراف وقار عمل کئے گئے اور سفیدی اور چراغاں کیا گیا۔ اس کے علاوہ جلسہکی کاروائی کے وقت میڈیا والوں کو دعوت دی گئی۔ جس میں Enadu، Sakshi، Andhra Jyoti، Andhra Prabha، Vaarth وغیرہ تھے۔ جلسہ کی کاروائی کے بعد جلسہ کی رپورٹ ان تک پہنچائی گئی۔ بعد میں اللہ کے فضل سے بڑے اچھے انداز میں جلسہ کی رپورٹ اپنے اپنے اخبار میں شائع کیں۔ علاوہ ازیں ۲۶ مئی کے دن چنداپور کے ۷ خدام اردگرد ۸ گاؤں میں جا کر لٹریچر تقسیم کر کے پوسٹرس چپکایا اور جلسہ کی کاروائی کی اطلاع دیکر سب کو چنداپور میں ہونے والا ۲۷ مئی کے جلسہ میں اور ۱۵ جون کو حیدر آباد میں ہونے والے جلسہ میں شرکت کی دعوت دی۔ اس دن تقریباً ۱۵۰ لوگوں کو لٹریچر دیکر دعوت دی گئی۔ الحمد للہ۔ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے کاماریڈی سے تمام احباب جماعت تشریف لائے۔ مکرم صدر جماعت احمدیہ چنداپور، کاماریڈی نے لوائے احمدیت لہرایا بعد اس کے جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ ۲۷ مئی کو مسجد نور چنداپور میں باجماعت نماز تہجد، نماز فجر اور درس کے بعد اجتماعی دُعا ہوئی۔ ۷ بجے احمدیہ قبرستان میں مکرم صدر جماعت نے اجتماعی دُعا

کروائی۔شکرانے کے طور پر ۲ بکرے ذبح کئے گئے اور گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ٹھیک سوا نو بجے جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔سب سے پہلے مکرم شہاب الدین صاحب نے تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ پیش کی۔نظم مکرم عطاء اللہ صاحب اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام مکرم محمد اقبال صاحب کنڈوری سرکل انچارج نظام آباد نے پیش کیا۔اس کے بعد مکرم شیخ عبداللطیف صاحب مبلغ سلسلہ کاماریڈی، مکرم محمد معین الدین صاحب نائب صدر جماعت چنداپور، کاماریڈی کی تقاریر کے بعد ایک نظم ہوئی۔بشارت احمد صاحب زعیم مجلس انصار اللہ کی تقریر کے بعد ایک ترانہ پیش کیا گیا اس کے بعد مکرم مولوی شہاب الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید اور مکرم خیرات علی صاحب صدر جماعت پوسانی پیٹھ اور مکرم مبشر احمد صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔

آخر میں صدارتی خطاب ہوا۔اس کے بعد معزز مہمانان کو مومنٹوس دیئے گئے۔نماز ظہر و عصر کے بعد خطاب حضور انور سننے کے لئے مردوں کا جلسہ گاہ میں اور عورتوں کے لئے مسجد میں انتظام کیا گیا تھا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت چنداپور و کاماریڈی نے مشترکہ جلسہ خلافت جوبلی نہایت اچھے رنگ میں منایا۔ان دو جماعت کے علاوہ اطراف کی تین مجالس سے یعنی نندی واڑا، اینڈریال، پوسانی پیٹھ سے لوگ حضور کا خطاب سننے یہاں تشریف لائے۔(شیخ نور محمد میاں معلم سلسلہ چنداپور آندھرا پردیس)

**جڑچرلہ:** مورخہ ۲۶ رمئی بعد نماز فجر تمام خدام و اطفال نے ملکر مسجد احمدیہ کے اطراف صفائی کی۔جلسہ سے قبل اس کی بذریعہ پوسٹر تشہیر کی گئی۔مسجد احمدیہ میں چراغاں کیا گیا اور تمام احباب جماعت کے گھروں میں بھی چراغاں کیا گیا۔ایک وفد نے معززین کو دعوت نامے تقسیم کئے۔مورخہ ۲۷ رمئی ۲۰۰۸ء نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔بعد نماز فجر و درس القرآن اجتماعی دُعا خاکسار نے کروائی۔جس میں کل ۵۵ مرد و زن اور بچے شامل تھے۔اس کے بعد تمام بچوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ٹھیک دوپہر سوا دو بجے نماز ظہر و عصر ادا کی گئی اور پھر احباب جماعت بے صبری سے حضور انور کے خطاب سننے کے لئے انتظار کرتے رہے۔ٹھیک شام چھ بجے سے پونے آٹھ بجے تک تمام احباب و مستورات خاموشی سے حضور انور کے روح پرور خطاب سے لطف اندوز ہوئے اور سب نے پیارے حضور کے ساتھ کھڑے ہو کر عہد دہرایا۔

**جلسہ یوم خلافت مقامی:** مورخہ ۲۷ رمئی رات آٹھ بجے زیر صدارت سید افتخار حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد ذاکر احمد صاحب قائد مقامی نے حضور انور کا پیغام پڑھ کر سنایا۔مکرم سعادت احمد صاحب اور خاکسار نے اور مکرم شریف احمد صاحب، مکرم منظور احمد صاحب نے تقاریر کیں۔دوران جلسہ دو نظمیں اور ترانہ پڑھا گیا۔مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ جڑچرلہ نے مہمانان خصوصی مکرم راجیشر ریڈی، جناب نتیا نندم ایم پی پی اور کرسٹوفر صاحب ایڈوکیٹ کی خدمت میں تحفہ اور مٹھائی پیش کی۔اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم سید سرفراز حسین صاحب سیکرٹری مال جڑچرلہ نے کی۔بعدہٗ مکرم صدر صاحب نے صدارتی خطاب کے ساتھ معزز مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔اجتماعی دُعا کے بعد تمام حاضرین کے لئے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔طعام کے بعد تمام احباب جماعت و مستورات نے نماز مغرب و عشاء باجماعت ادا کی۔(عبدالمناف بنگالی معلم سلسلہ جڑچرلہ)

**کوتھہ پلی (آندھرا):** خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے ایک ہفتہ پہلے سے مسجد کے اردگرد کی صفائی بذریعہ وقار عمل اطفال کے ذریعہ کروائی گئی اور سفیدی کر کے مسجد کو سجایا گیا۔اس میں احباب جماعت نے تعاون دیا۔پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔بعد نماز فجر و درس مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا۔جلسہ کی تقریب زیر صدارت مکرم صدر جماعت احمدیہ شروع ہوئی۔مہمان خصوصی آررام بابو صاحب بھی تشریف فرما ہوئے۔قرآن کریم کی تلاوت شیخ رزاق صاحب نے اور اس کا تیلگو میں ترجمہ شیخ ناگور صاحب نے پڑھ کر سنایا۔نظم شیخ مستان صاحب نے پڑھی۔اس کے بعد حضور انور کا پیغام جو خلافت جوبلی کے تعلق سے تھا تیلگو زبان میں یعقوب پاشاں مقامی معلم سلسلہ نے سنایا۔اس کے بعد گذشتہ سال دینی نصاب کے سالانہ امتحان میں اوّل، دوئم اور سوئم آنے والے اطفال و ناصرات کو مہمان خصوصی کے ذریعہ انعامات دیئے گئے۔اس کے بعد صدر صاحب کے اختتامی خطاب کے بعد دُعا ہوئی۔احمدی افراد کے علاوہ بہت سارے ہندو احباب نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔شاملین کی تعداد ۲۰۰ تھی۔تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔قریب کی جماعت لنگا پالم کے ایک طفل کی تقریب بسم اللہ بھی ہوئی۔بعدہٗ تمام مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔تیاری طعام میں لجنہ نے خاص تعاون دیا۔اس طرح اللہ کے فضل سے اور خدام اور معلمین کی معاونت سے یہ جلسہ کامیاب رہا۔(شیخ منان احمد مبلغ سلسلہ کوتھپلی آندھرا)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

## بقیہ اداریہ از صفحہ 2

کر دیئے ہیں جس کے نتیجہ میں اب ہندوستان کے مختلف اطراف میں بھی مسلم فرقوں کی باہمی لڑائیوں اور مار کاٹ کی خبریں آنی شروع ہو گئی ہیں جن کے تذکرے اخبارات میں آئے دن آپ پڑھتے ہوں گے۔کہیں شیعہ سنی جھگڑے کہیں دیوبندی بریلوی فساد جس کے نتیجہ میں مساجد اور امام باڑے فسادات کے مرکز بنتے جا رہے ہیں۔یہ تو ہے اندرونی خلفشار لیکن دوسری طرف ملک کے کئی حصوں میں اسلامی جہاد کے نام پر اسلام کو بدنام کرنے اور معصوم مسلمانوں کی پرسکون زندگیوں کو اجیرن بنانے کا مذموم سلسلہ جاری ہے۔

اس تمام پہلو میں ایک افسوسناک بات یہ بھی سامنے آ رہی ہے کہ ایک طرف تو ان جہادی مولویوں کے ہم مسلک بم دھماکے کرواتے ہیں خودکش حملے کرتے ہیں تو دوسری طرف یہی مولوی بم دھماکوں کے الزامات سے بچنے کیلئے اپنے جہاد کو احمدیوں کی طرف منسوب کر دیتے ہیں چنانچہ حال ہی میں لدھیانہ کے احراری مولویوں نے سہارنپور کے اخبارات میں یہ بیان شائع کروایا ہے کہ نعوذ باللہ من ذلک ملک میں ہونے والے بم دھماکوں میں احمدیوں کا ہاتھ ہے۔یہ سراسر جھوٹ ہے اور ایسا جھوٹ ہے جس کے متعلق یہ مولوی صاحبان جانتے ہیں کہ وہ جھوٹ بول رہے ہیں اور جھوٹا الزام لگا رہے ہیں۔تمام دنیا جانتی ہے اور حکومت کی ایجنسیاں اچھی طرح باخبر ہیں کہ ایسے جہاد کا کون قائل ہے اور یہ کون کر سکتا ہے؟۔

لہٰذا مسلمان بھائیوں کا فرض ہے کہ وقت کی نزاکت کو محسوس کر کے فسادات کے شعلوں کو ہوا دینے والے ان ملاؤں کے مذموم عزائم سے بچنے کی کوشش کریں۔اور آج جس امام کو اللہ نے مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد اور فلاح و بہبود کیلئے بھیجا ہے اس کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔بصورت دیگر پاکستان میں مسلمانوں کے باہمی اختلافات اور قتل و غارت کی وجہ سے جو حشر ہو رہا ہے اور جو نتائج اس کے برآمد ہو رہے ہیں ہندوستان میں اس سے کہیں بڑھ کر گھناؤنے نتائج نکلیں گے۔کیونکہ یہاں پر ایسی طاقتوں کی کمی نہیں ہے جو مسلم اختلافات کو پھلتے پھولتے اور پروان چڑھتے دیکھنا یقیناً پسند کریں گے۔اور پھر اس پس منظر میں یہ بات اور بھی بھیانک ہو جاتی ہے کہ غیر مسلم بھائیوں کے متعلق دیوبندی ملاؤں نے اپنی کتابوں میں نہایت خطرناک فتوے شائع کر رکھے ہیں۔

آج پاکستان کے دانشور اور صحافی اس بات کو اچھی طرح محسوس کر رہے ہیں کہ بھٹو نے ۱۹۷۳ء میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیکر اسلام اور مسلمانوں کی کوئی خدمت نہیں کی تھی بلکہ دیگر اسلامی فرقوں کو بھی قطار میں کھڑا کر دیا ہے۔چنانچہ مشہور صحافی حسین نقوی ایڈیٹر دی نیوز (پاکستان) لکھتے ہیں۔

’’بھٹو صاحب نے ۱۹۷۳ء کا دستور دیا لیکن اس دستور کے ساتھ جو کچھ انہوں نے خود کیا وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔پھر انہوں نے پاکستان کی فاسسٹ طاقتوں کے سامنے سرنگوں کیا اور احمدیوں کو اقلیت قرار دیا حالانکہ جمہوری ریاست کا یہ کام نہیں کہ شہریوں کی مذہبی حیثیت کا تعین کرے انہیں یہ بتائے کہ ان کا مذہب کیا ہے پیپلز پارٹی کے دانشور کہتے ہیں انہوں نے سوسالہ پرانا مسئلہ حل کر دیا لیکن میں کہتا ہوں کہ انہوں نے کوئی مسئلہ حل نہیں کیا بلکہ ایک روایت ڈال دی ہے کہ اب ہر فرقہ قطار میں کھڑا ہے ہر ایک کے سر پر کفر کی تلوار لٹک رہی ہے یہ سب کچھ بھٹو کا کیا دھرا ہے۔(قومی ڈائجسٹ مارچ ۹۵ صفحہ ۴۴) ——— کیا یہی سب کچھ اب مجلس اتحاد المسلمین کرنے جا رہی ہے۔؟ (منیر احمد خادم)

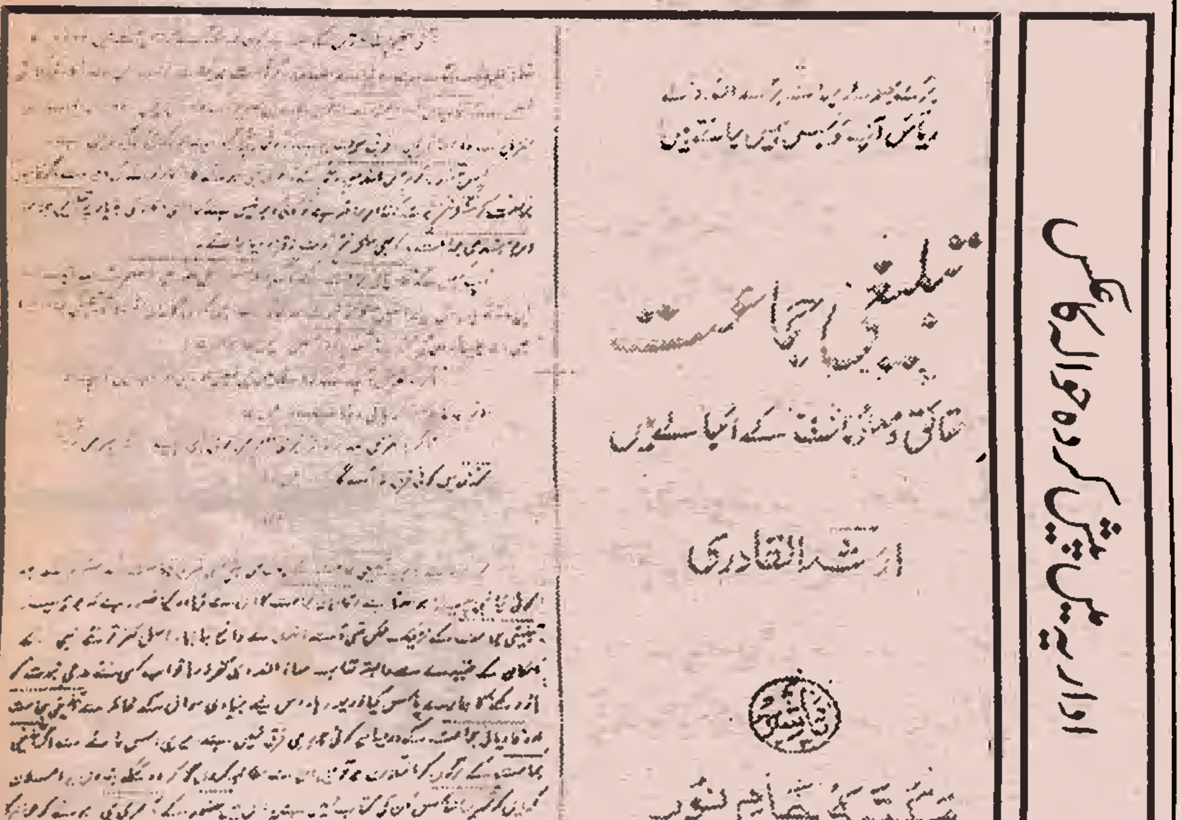


J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

**وصایا** :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

**وصیت نمبر:17556** میں شمس اللہ خان ولد مکرم سلطان محمد ابراہیم خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن برازلو جاگیر ڈاکخانہ تاری گام، یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: مکان دو منزلہ قیمت اندازاً دو لاکھ روپے۔ زمین مع مکان ایک کنال بارہ مرلے قیمت اندازاً ایک لاکھ روپے۔ قادیان میں مَیں نے اور مکرم ارشد احمد نے پانچ مرلہ زمین مشترک لئے ہیں قیمت تیس ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد ماہانہ -/3982 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرشید ضیاء انسپکٹر العبد: شمس اللہ خان گواہ: مولوی عنایت اللہ

**وصیت نمبر:17557** میں راجہ ارشاد احمد خان ولد مکرم راجہ عبداللہ خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ عمر 66 سال پیدائشی احمدی ساکن برازلو جاگیر ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: مکان دو منزلہ پختہ قیمت اندازاً دو لاکھ دس ہزار روپے اس کے تیسرے حصے کا میں مالک ہوں باقی دو حصے بیٹوں کے ہیں۔ زمین ساگزار ایک کنال جس کی قیمت اندازاً پچاس ہزار روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از پینشن ماہانہ -/3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرشید ضیاء العبد: راجہ ارشاد احمد خان گواہ: شمس اللہ خان

**وصیت نمبر:17558** میں شفیق احمد نائک ولد مکرم غلام محمد صاحب نائک قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن کوریل ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زرعی زمین چار کنال جس میں سیب کا باغ ہے جس سے سالانہ آمد دس ہزار روپے ہوتی ہے۔ ایک نیا مکان تعمیر کیا ہے جس کی مالیت اندازاً ساڑھے تین لاکھ روپے ہے جس میں سے ڈھائی لاکھ قرض ہے۔ پرانے مکان میں سے میرے تین کمرے ہیں جن کی مالیت پچاس ہزار روپے ہے۔ یہ ہر دو مکانات رقبہ پندرہ مرلے پر مشتمل ہیں جس کی قیمت اندازاً چالیس ہزار روپے ہے۔ اس کے علاوہ پانچ مرلے زمین قادیان میں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/6800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرشید ضیاء انسپکٹر العبد: شفیق احمد نائک گواہ: عنایت اللہ منڈاشی

**وصیت نمبر:17559** میں صغیرہ مقبول زوجہ مکرم محمد مقبول حامد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن کوریل آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: ہار چاندی قیمت آٹھ سو روپے۔ انگوٹھی سونے کی قیمت دو ہزار روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند دس ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرشید ضیاء انسپکٹر الامۃ: صغیرہ مقبول گواہ: مولوی فاروق احمد ناصر

**وصیت نمبر:17560** میں انعام احمد ٹھوکر ولد مکرم عبدالرحمٰن ٹھوکر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن کوریل ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: میں نے اور میری بیوی نے ایک نیا مکان مشترکہ تعمیر کیا ہے جس کی مالیت اندازاً چار لاکھ روپے ہوگی اور زمین کی قیمت پچاس ہزار روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/6847 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرشید ضیاء انسپکٹر العبد: انعام احمد ٹھوکر گواہ: عنایت اللہ منڈاشی

**وصیت نمبر:17561** میں ریاض احمد رضوان ولد مکرم عبدالغنی صاحب کمار قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن کوریل ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3496 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرشید ضیاء انسپکٹر العبد: ریاض احمد رضوان گواہ: عبدالسلام انور

**وصیت نمبر:17562** میں محمد مقبول حامد ولد مکرم غلام قادر وگے صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن کوریل ڈاکخانہ آسنور ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: مکان واقع کوریل دو منزلہ مشتمل بر بارہ کمرہ جات جو ہم چار بھائیوں میں مشترک ہے جس کی اندازاً قیمت تین لاکھ روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4404 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرشید ضیاء انسپکٹر العبد: محمد مقبول حامد گواہ: عنایت اللہ منڈاشی

**وصیت نمبر:17563** میں طاہر عبداللہ لون ولد مکرم محمد عبداللہ لون صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرشید ضیاء انسپکٹر العبد: طاہر عبداللہ لون گواہ: عنایت اللہ منڈاشی

**وصیت نمبر:17564** میں رفیق حسین لون ولد مکرم عبدالمنان لون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے ملنے پر دفتر کو اطلاع کروں گا۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ: سریر احمد لون العبد: رفیق حسین لون گواہ: فاروق احمد ناصر


شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

## بقیہ مضمون از صفحہ 8

آپؑ مزید فرماتے ہیں:۔

”یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے تم خدا سے مت لڑو تم اس کو نابود نہیں کر سکتے۔ اس کا ہمیشہ بول بالا ہے۔ اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو اور اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کیلئے پیدا ہوا۔ اور یقیناً سمجھ لو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مفتری جلد ہلاک ہو جاتا کہ اب اُس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ چلتا اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظر ثانی کرو۔ کم از کم یہ تو سوچو کہ شاید غلطی ہوگئی ہو اور شاید یہ لڑائی تمہاری خدا سے ہو“۔

(اربعین نمبر ۴ صفحہ ۲۷)

حضرت مجدد الف ثانی ”فرماتے ہیں:

”عجب نہیں کہ علماء ظاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مجتہدات کو ان کے ماخذ کے کمال دقیق اور پوشیدہ ہونے کے باعث انکار جانیں اور ان کو کتاب و سنت کے مخالف جانیں“۔

(مکتوبات امام ربانی جلد ۲ ص ۵۵)

نواب صدیق حسن خان صاحب فرماتے ہیں:۔” (جب امام مہدی آئیں گے تو) تو تقلید فقہاء اور اقتدائے مشائخ اور اپنے آباء کی عادت اختیار کر چکے ہوں گے کہیں گے کہ یہ شخص ہمارے دین و ملت کو برباد کرنے والا ہے اس کی مخالفت کرنے کیلئے کھڑے ہو جائیں گے اور اپنی عادت کے مطابق اس کی تکفیر اور تذلیل کریں گے۔“

(حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳)

یہ تو بس آئینہ ہے۔ علماء دیوبند اس میں اپنے اپنے چہرے دیکھ سکتے ہیں۔

دیوبند علماء کے پیرومرشد جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی فرماتے ہیں:۔

”اسی زمانہ میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بہت بڑی جماعت لے کر اور حلف اٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنالوں گا۔ ولایت کے انگریزوں سے روپیہ کی بہت بڑی مدد اور آئندہ کی مدد کے مسلسل وعدوں کا اقرار لیکر ہندوستان میں داخل ہو کر بڑا اتلاتم برپا کیا۔ (دیکھئے یہ ہے انگریز کا مفاد پتہ نہیں کتنے لاکھ روپیہ اُس زمانہ میں انہوں نے خرچ کیا اور بہت بڑا پہلوان تیار کر کے ہندوستان بھیجا اور اُس نے مسلمان علماء کے نزدیک وہ کام کر دکھائے کہ گویا سارے ہندوستان میں تلاطم برپا کر دیا (ناقل) حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر بجسم خاک زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کیلئے اس کے خیال میں کارگر ہوا تب مولوی غلام احمد (صاحب) قادیانی کھڑے ہوگئے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰؑ جن کا نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰؑ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں۔ پس اگر تم سعادت مند ہو تو مجھ کو قبول کر لو اس ترکیب سے اس نے لیفرائے کو اس قدر تنگ کیا کہ اس کو پیچھا چھڑانا مشکل ہوگیا اور اس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لیکر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی“ (دیباچہ صفحہ ۳۰ از مولوی نور محمد صاحب نقشبندی چشتی مالک اصح المطابع دہلی)

☆مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا کیفی مرحوم نے فرمایا:” وہ (احمدی) یقیناً مسلمان ہیں اور امت اسلامیہ میں داخل اور وہ تمام حقوق رکھتے ہیں جو کسی مسلمان فرد یا جماعت کو شرعاً حاصل ہیں جو شخص انہیں کافر کہتا ہے وہ نہایت سخت خطا کا مرتکب ہوتا ہے“

(اخبار دعوت الاسلام دہلی جلد نمبر ۲ نمبر ۴۱، مجریہ ۲۷ شوال المکرم ۱۳۴۱ھ)

علامہ محمد شلتوت شیخ الازہر قاہرہ مصر:

الاستاد شلتوت نے پرزور طریق پر بڑے جذبے سے کہا ”احمدی ہمارے مسلمان بھائی ہیں وہ اسی کلمہ طیبہ پر ایمان و اعتقاد رکھتے ہیں جس پر ہمارا اعتقاد و ایمان ہے“

(اسٹیٹ افریقن ٹائمز یکم ستمبر ۱۹۶۳)

☆حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر

من نیستم رسول نیاوردہ ام الکتاب
ہاں ملہم ہستم و زخداوند منذرم

سن کر مولانا شبلی نے فرمایا کہ اس طرح تو ان کا دعویٰ ٹھیک ہے اور ان کے ماننے میں کوئی حرج نہیں“

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء)

☆خواجہ حسن نظامی صاحب نے فرمایا ”جو شخص خدا کو ایک مانے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول برحق مانے اور قرآن کو خدا کا کلام مانے اور قبلہ رخ نماز پڑھے وہ مسلمان ہے چاہے وہ شیعہ ہو یا سنی ہو......مرزائی ہو (احمدی) وہ مسلمان ہے اور جو شخص مذکورہ چیزوں پر ایمان رکھنے والے مسلمان کو کافر کہے گا وہ اس صحیح حدیث کے بموجب کافر ہو جائے گا مکفر المسلم کافرٌ کافروں جو مسلمان کو کافر کہے گا وہ خود کافر ہو جائے گا پس جو مولوی مرزائیوں (احمدیوں) کو کافر کہتا ہے۔ وہ اس حدیث کے بموجب کافر ہو جائے گا اور جو مسجد کا امام مسلمانوں کو کافر کہے گا اس کے پیچھے نماز جائز نہیں ہوگی۔

(عکس مندرجہ پیغام صلح ۱۳ دسمبر ۱۹۴۴ء ص ۷)

☆سرسید احمد خان علیگڑھ لکھتے ہیں:

”مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کیوں لوگ پیچھے پڑے ہیں میں مانتا ہوں کہ آدمی نیک بخت نمازی اور پھر پرہیزگار ہیں۔ یہی امر اُن کی بزرگداشت کو کافی ہے“ (مکتوبات سرسید ۷ ۲۴)

☆مولانا عبدالحلیم شرر تحریر کرتے ہیں:

”احمدی مسلک شریعت محمدیہ کو اسی قوت اور شان سے قائم رکھ کر اُس کی مزید تبلیغ و اشاعت کرتا ہے......خلاصہ یہ کہ بابیت اسلام مٹانے کو آئی ہے اور احمدیت اسلام کو قوت دینے کیلئے اور اسی کی برکت ہے کہ باوجود چند اختلافات کے احمدی اسلام کی سچی اور پرجوش خدمت ادا کرتے ہیں دوسرے مسلمان نہیں۔ (رسالہ دلگداز لکھنؤ ماہ جون ۱۹۲۶ء)

☆مولانا محمد علی جوہر مولانا شوکت علی: (اخبار ہمدرد دہلی میں لکھتے ہیں:۔

”ناشکرگزاری ہوگی کہ جناب مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کیلئے وقف کردی ہیں۔ یہ حضرات اس وقت اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاسیات میں دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی تنظیم تبلیغ و تجارت میں بھی انتہائی جدوجہد سے منہمک ہیں اور وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرز عمل سواد اعظم اسلام کیلئے بالعموم اور ان اشخاص کیلئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمت اسلام کے بلند بانگ دعاوی کے خوگر ہیں مشعل راہ ثابت ہوگا جن احباب کو جماعت قادیان کے اس جلسہ عام میں جس میں مرزا صاحب موصوف نے اپنے عزائم طریق کار پر اظہار خیالات فرمایا شرکت کا شرف حاصل ہے۔ وہ ہمارے خیال کی تائید کے بغیر نہیں رہ سکتے“

(۲۶ ستمبر ۱۹۲۷ء)

☆مولوی شجاع اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار ”ملت“ نے حضرت مرزا صاحب کی وفات پر لکھا:۔

”ہم اگرچہ جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم و مغفور (وفات ۱۹۰۸) کے پیرو نہیں ہیں اور مرحوم کے خیالات سے ہم کو ہمیشہ اختلاف رہا مگر جن اصول پر انہوں نے اپنے مشن کی بنیاد قائم کی تھی اس سے کبھی باخبر اور ذی ہوش مسلمان کو اختلاف نہیں ہوسکتا۔ ان کی تمام جدوجہد اور کشش، کوشش کا انتہائی مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں میں خالص اسلامی سپرٹ از سرِ نو پیدا کر دیا جائے (مگر علماء دیوبند کہتے ہیں کہ جزبہ جہاد کو ختم کرنے اور مسلمانوں میں تفریق ڈالنے کے لئے اسرائیل اور امریکہ نے ان کو کھڑا کیا تھا) سرخرو اور کامیاب ہوں...... کچھ عرصہ ہوا عالی جناب فقیر سید افتخار الدین صاحب کے دولت خانہ پر فخر قوم عالی جناب ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم اے بیرسٹریٹ لاء اور ایڈیٹر ملت کو ایک ہی وقت میں فقیر صاحب کی ملاقات کیلئے جانے کا اتفاق ہوا۔ عالی جناب فقیر صاحب نے کہا کہ قومی حالات و معاملات سے از بس باخبر ہیں سرسید مرحوم و مغفور کے نہایت ہی قابل قدر مہتمم بالشان اور نتیجہ خیز قومی و ملکی خدمات کا ذکر فرمایا۔ جناب ڈاکٹر صاحب نے اس مرحوم بزرگ کے متعلق گفتگو میں جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم و مغفور کی خدمت کو بھی سراہا“۔ (اخبار ملت ۱۹۰۸)

☆اسی طرح روزنامہ جدید اردو رپورٹر بمبئی نے اپنی ۲۰ دسمبر ۱۹۸۴ء کی اشاعت میں لکھا ہے کہ یہ عجیب بات ہے کہ جماعت احمدیہ یورپ یا افریقہ میں جب کوئی تبلیغ کا کام سرانجام دے رہی ہوتی ہے تو پاکستان میں عیسائی دنیا خود قانون کے ہاتھوں جماعت احمدیہ کے خلاف کوئی ہنگامہ کروا دیتی ہے“

(جدید اردو رپورٹر ۸۴۔۱۲۔۲۰ شمارہ ۲۲ جلد ۵)

اب یہ ہنگامہ ہندوستان میں دیوبندی مولویوں کے ذریعہ کروایا جارہا ہے۔

☆☆☆

## اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے

(منظوم کلام حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے
بیمارِ عشق ہوں ترا دے تُو شفا مجھے
جب تک کہ دَم میں دَم ہے اسی دین پر رہوں
اسلام پر ہی آئے جب آئے قضا مجھے
بے کس نواز ذات ہے تیری ہی اے خدا
آتا نظر نہیں کوئی تیرے سِوا مجھے
منجملہ تیرے فضل و کرم کے ہے یہ بھی ایک
عیسیٰ مسیح سا ہے دیا رہنما مجھے
تیری رضا کا ہوں مَیں طلب گار ہر گھڑی
گر یہ ملے تو جانوں کہ سب کچھ ملا مجھے
ہاں ہاں نگاہِ رحم ذرا اِس طرف بھی ہو
بحرِ گنہ میں ڈوب رہا ہوں بچا مجھے
سجدہ کناں ہوں دَر پہ ترے اے مرے خدا
اُٹھوں گا جب اُٹھائیگی یاں سے قضا مجھے
ڈوبا ہوں بحرِ عشقِ الٰہی میں شاد مَیں
کیا دے گا خاک فائدہ آبِ بقا مجھے

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel: (0091) 1872-220814
badrqadian@[illegible]iffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 21August 2008 | Issue No. 34

SUBSCRIPTION
ANNUAL: Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

## مساجد اللہ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ اور اس لحاظ سے ایک احمدی مسلمان کی زندگی کا اہم حصہ مساجد ہونی چاہئیں

## ہر احمدی کو چاہئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننا ہے اور ان مسجدوں کی تعمیر سے فائدہ اُٹھانا ہے تو ان برائیوں سے بچیں اور ان نیکیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی کوشش کریں جس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ نے حکم فرمایا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۵ر اگست ۲۰۰۸ء بمقام ہمبرگ جرمنی

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آیت کریمہ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ (سورۃ الاعراف:۳۰) کی تلاوت کی پھر فرمایا کہ عموماً جرمنی کے جلسہ سے پہلے جب بھی جرمنی آیا ہوں فرینکفرٹ کے علاوہ کہیں نہیں گیا بلکہ اس دفعہ جبکہ جرمنی کا جلسہ پہلے ہو رہا ہے لندن سے جلد آنا پڑا اور یو کے کے جلسہ میں جو باہر سے مہمان آئے ہوئے تھے ان سے بھی جلدی ملاقاتیں کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس وجہ سے جرمنی کا جلسہ ایک ہفتہ پہلے منعقد ہو رہا ہے اور امیر صاحب جرمنی کی خواہش تھی کہ ہمبرگ آئے کافی دیر ہوگئی ہے اس کا دورہ بھی ہو جائے اور اس کے قریب بنی مساجد کا افتتاح بھی ہو جائے۔ فرمایا دو مساجد کا افتتاح ہوگا۔ آج مساجد کے موضوع پر بات کروں گا۔ مساجد اللہ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ اور اس لحاظ سے ایک احمدی مسلمان کی زندگی کا اہم حصہ مساجد ہونی چاہئیں۔ ان کی اہمیت کے پیش نظر میں کوشش کرتا ہوں کہ جہاں جہاں بھی ہو سکے خود جا کر ان مساجد کا افتتاح کروں گذشتہ پانچ سال سے جرمنی میں بھی اور دوسرے ممالک میں بھی جماعت کی توجہ مساجد کی تعمیر کی طرف بہت زیادہ ہوئی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کی روشنی میں جماعت کو اس طرف توجہ بھی دلاتا رہتا ہوں کہ جہاں جہاں بھی جماعت کو متعارف کرانا ہے اسلام کی تبلیغ کرنی ہے اور اسلام کی حسن وخوبی سے مزین تعلیم کو یورپ کے لوگوں تک پہنچانا ہے وہاں مساجد تعمیر کرو جس سے اپنی تربیت کے مواقع بھی ملیں گے اور تبلیغ کے بھی مواقع ملیں گے۔ اللہ کرے کہ جب بھی ہم کسی مسجد کی تعمیر کا سوچیں اور اس کی تعمیر کریں یہ اہم مقاصد ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہیں پس اس حوالے سے ہر احمدی مرد عورت جوان بوڑھا اپنا جائزہ لیتا رہے گا تو مساجد کی تعمیر سے فیض پانے والا ہوگا فرمایا ایک وقت تھا کہ ہمبرگ میں چھوٹی مسجد تھی احمدیوں کی تعداد بھی محدود تھی۔ جماعت کی تعداد بڑھی اور ایک مسجد کی جگہ خریدی گئی۔ اس دفعہ تو مسجد بہت چھوٹی ہوگئی اور اس ہال میں جمعہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ اللہ کا ہی فضل ہے کہ ہم چھلانگ لگا کر جب بڑی چیز بناتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتے ہوئے ضرورت کو اور بڑھا دیتا ہے اور جب تک ہم خالص اس کے بندے ہوتے ہوئے یہ کوشش کرتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے گھروں کو آباد کریں اللہ تعالیٰ بھی ضرورتیں بڑھاتا جائے گا اور جماعت انشاء اللہ بڑھتی جائے گی۔

فرمایا پس ہمیشہ ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں مساجد کے حسن کو دوبالا کرنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے اور وہ کوشش اس طرح ہوگی جس طرح اللہ اور اس کے رسول نے ہمیں بتایا ہے۔ وہ طریق بتائے ہیں۔ حضور نے خطبہ کے شروع میں تلاوت کی جانے والی آیات کا ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسجد میں آنے والوں کو بعض باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے ہر مومن کا پہلا فرض ہے کہ وہ اعلان کرے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے انصاف کا حکم دیا ہے حضور نے انصاف کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم انصاف تب کر سکتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کا حق ادا ہوگا اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا یہ ہے انصاف کا اعلیٰ ترین معیار جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا اور یہ اسوہ قائم فرمایا کہ ہمیں بھی اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق یہ حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ہمیں حکم ہے کہ تمہارے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہی قابل تقلید ہے۔ وہ کامل نمونہ ہیں جن کے نقش قدم پر چلنے کی تم نے کوشش کرنی ہے پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ فرمایا کہ ہم اس وقت سچے بندے ٹھہر سکتے ہیں کہ جو خدا نے ہمیں دیا اسے واپس دینے کی کوشش کریں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اسوہ قائم فرمایا اس پر چلنے کے لئے قالب تیار کریں کیونکہ آپ نے ہی اللہ تعالیٰ کی امانت اسے لوٹانے کا صحیح حق ادا کیا اور اس کے لئے کوشش کرنا بھی ایک مومن کا فرض ہے اور یہی ایک مومن کی نشانی ہے اور جب یہ سوچ پیدا ہوتی ہے تب ہی انصاف کے تقاضے پورے ہونگے حضور نے فرمایا اللہ کا حق ادا کرنے اور اس کے بندوں کا حق ادا کرنے کے لئے جو کوشش ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتی ہے۔ اس لئے جب مسجد میں آئیں تو اپنی توجہات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سیدھی رکھو نماز کے لئے کھڑے ہو تو خالص ہو کر اسے پکارو اس کا فضل مانگو کہ وہ اپنے حقوق کی ادائیگی کی بھی توفیق دے اور آپس کے تعلقات میں بھی عدل قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے کسی کے حقوق بھی غصب کرنے سے بچاتے ہوئے انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ فرمایا ایسی عبادتوں کے ادا کرنے والے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والے ہوں گے یہی خالص عبادتیں ہیں جن کو خدا تعالیٰ سنتا ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ: یہ بھی ہے وہ صرف ظاہری چیزوں کو نہیں دیکھتا بلکہ اس کی بڑی گہری نظر ہے۔ انسان کی پاتال تک سے واقف ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اسے بھی دیکھتا ہوں کہ تم نے صرف خدا کی رضا کے حصول کے لئے نمازیں ادا کیں اس پر بھی میری گہری نظر ہے۔ جو عدل کے تقاضے تم نے میرے حکم پر چلتے ہوئے پورے کرنے کی کوشش کی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس عبادت کے متعلق پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ جب اللہ کا ایک بندہ اس کی محبت میں محو ہونے کی کوشش کرے گا اور ایک مومن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو سامنے رکھے گا تو اس کا یہ نتیجہ نکلے گا کہ وہ خدا تعالیٰ کا حقیقی عابد بنے گا اور اس کی مخلوق کی خدمت کے لئے انصاف کے تمام تقاضے پورے کر رہا ہوگا اور جب ایک شخص اللہ کی عبادت کی طرف بھی توجہ دے رہا ہو اور اللہ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کے بھی تمام تقاضے پورے کر رہا ہو تو یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ اپنے نفس کے تزکیہ کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے والا نہ ہو اور اس طرف ترقی کرتے جانے والا نہ ہو۔

فرمایا اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلنا ایک انسان کو وہ مقام عطا کرتا ہے کہ جب وہ خدا کے حضور حاضر ہوتا ہے تو ایک پاک اور معصوم وجود کی صورت میں حاضر ہوتا ہے۔ حضور انور نے سورہ نحل کی ایک آیت پیش کی جس کا ترجمہ ہے کہ یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ تم عبرت حاصل کرو۔ نیز فرمایا اس آیت میں وہ طریق مزید کھول کر اللہ تعالیٰ نے بتا دیئے جس سے انسان خدا تعالیٰ کا حق بھی ادا کر سکتا ہے اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے بندے کے حقوق بھی ادا کر سکتا ہے اور اپنے نفس کا تزکیہ بھی کر سکتا ہے اور یہی مطلب ہے خالص ہو کر اللہ کے آگے جھکنے کا حضور ایدہ اللہ نے اس آیت کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بصیرت افروز اقتباس مع تفسیر بھی پیش فرمایا۔

پھر فرمایا اگر ہم صرف زبانی دعووں تک محدود رہتے ہیں اور اپنی عملی حالتوں کو بدلنے کی کوشش نہیں کرتے تو ہمارے یہ دعوے کوئی وقعت نہیں رکھتے۔ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اقتباس میں تین نیکیاں ہیں جن کو کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا ہو رہا ہے اور بندوں کا بھی اور اس آیت کے دوسرے حصہ میں تین برائیوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے اور ایک انسان جو خالص ہو کر اللہ کی عبادت کرنے والا ہو اس سے کبھی یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ یہ برائیاں بھی کر سکے جن کا ذکر اس آیت میں آیا ہے کیونکہ عبادتیں ان برائیوں سے دور لے جانے والی ہیں۔

پس نیکیوں کے لئے برائیوں کے خلاف جہاد بھی ضروری ہے ورنہ برائیاں نیکیوں کے بجالانے میں روک بنتی جائیں گی۔ اللہ فرماتا ہے فحشاء سے بچو۔ فرمایا جب تک نفس کلیۃً پاک کرنے کی کوشش نہ ہو خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا نہیں ہو سکتا اور جب تک نفس پر نظر نہ ہو ایک ایک بدی باہر نکالنے کی کوشش نہ ہو دوسروں سے عدل کے تقاضے بھی پورے نہیں کر سکتا۔ فرمایا باہر کے انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے پہلے اپنے نفس کو انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کرنا ہوگا اور جب ایک مومن اس کے لئے کوشش کرتا ہے تو اس کی توجہ خالص ہو کر اللہ کی عبادت کی طرف پھرتی ہے۔ پھر اللہ فرماتا ہے منکر سے بچو۔ جس میں جھوٹ گالی اور ناپسندیدہ باتیں شامل ہیں۔ ایسے لوگ اللہ کی خالص عبادت کرنے

باقی صفحہ 6 پر ملاحظہ فرمائیں